اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ

قادیان

ماہنامہ

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

کا ترجمان

ظہور، تبوک

1389 ہش

اگست، ستمبر

2010ء

شہدائے احمدیت لاہور زندہ باد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

”جانے والے ہیروں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے چمکدار ستاروں کی صورت میں آسمانِ اسلام اور احمدیت پر سجا دیا جس نے نئی کہکشائیں ترتیب دے دی ہیں............ یہ سب لوگ احمدیت کی تاریخ میں انشاءاللہ تعالیٰ ہمیشہ ستاروں کی طرح چمکتے رہیں گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/جون 2010ء)

۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کو ہوئے سانحہ لاہور کی تصاویر

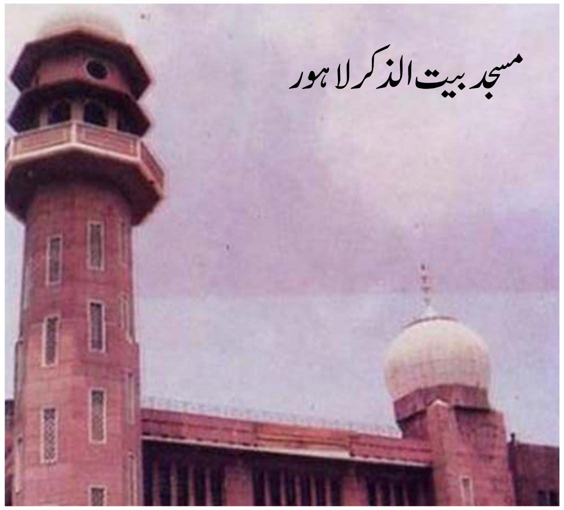

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ بسم اللہ الرحمن الرحیم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہوسکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد 29. ظہور،تبوک 1389 ہش اگست، ستمبر 2010ء شمارہ 8,9

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

منیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔
انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ : سید اعجاز احمد
دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com
انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150 روپے بیرون ملک :40 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیا پاشیاں

☆ آیات القرآن	2
☆ انفاخ النبی ﷺ	3
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام	4
☆ ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	5
☆ اداریہ	6
☆ نظم	8
☆ ہستی باری تعالیٰ فلکیات کی روشنی میں	9
☆ الفضل ما شہدت بہ الاعداء	14
☆ جامعہ احمدیہ میں الوداعیہ تقریب	16
☆ پیارے رسول کی ایک جامع دُعا	18
☆ ادائیگی فریضہ زکوٰۃ	19
☆ انسانی جسم کے حیرت انگیز اعداد وشمار	23
☆ تحریک یتامیٰ فنڈ	25
☆ عربی زبان کا سنسکرت زبان پر اثر	26
☆ ہائی بلڈ پریشر	32
☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ باتیں	35
☆ ملکی رپورٹیں	38
☆ **وصایا** 20429 تا 20450	40
☆ FASTING DURING THE MONTH OF RAMDHAN	48

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝
اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ
يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى
وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ
مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا
اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ:184–186)

ترجمہ:- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارے روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم عقل رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے اُمور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اِس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اِس ہدایت کی بناء پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

☆☆☆

انفاخ النبیؐ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ. وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُث وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ: اِنِّی صَآئِمٌ. وَالَّذِیْ نَفْسُ مَحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ. لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا، اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ، وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ. (صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب هل یقول انی صائم اذا شتم)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے، نہ شور و شر کرے۔ اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ (کیوں کہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے) روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

☆☆☆

کلام الامام المهدی علیه السلام

لفظ رمضان کے معنٰی

رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا۔ اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ:209-210)

دعائوں کا مهینه

رمضان کا مہینہ مبارک ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ:205)

روزه کی اهمیت

میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں، تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔ (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ:203)

اراکین اسلام

پھر تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اسکے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔ (ملفوظات، جلد نہم، صفحہ:122-123)

☆☆☆

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سورۃ البقرۃ آیت 184 کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو روزوں کی فرضیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا یہ اس لئے ضروری ہے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو، تا کہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو، تا کہ تمہارے اندر خدا کا خوف پیدا ہو، تا کہ تمہارے اندر یہ احساس پیدا ہو کہ خدا کی ناراضگی مول لے کر کہیں ہم اپنی دنیا و آخرت برباد کرنے والے نہ بن جائیں۔ تا کہ یہ احساس پیدا ہو اور اسکے لئے کوشش کرو کہ ہم نے خدا کا پیار حاصل کرنا ہے۔ تو یہ مقصد ہیں جن کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں روزے رکھنے چاہئیں اور یہ وہ مقصد ہیں جن کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں رمضان کا انتظار ہونا چاہئے۔ تبھی ہم گزشتہ سال میں جو رمضان گزرا ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس میں جو ہم نے نیکیاں کی تھیں، جو تقویٰ اختیار کیا تھا، جو منزلیں ہم نے حاصل کی تھیں، ان کا فیض پا سکتے ہیں۔

اس رمضان میں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ گزشتہ رمضان میں جو منزلیں حاصل ہوئی تھیں کیا ان پر ہم قائم ہیں۔ کہیں اس سے بھٹک تو نہیں گئے۔ اگر بھٹک گئے تو رمضان نے ہمیں کیا فائدہ دیا۔ اور یہ رمضان بھی اور آئندہ آنے والے رمضان بھی ہمیں کیا فائدہ دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ اگر یہ فرض روزے رکھو گے تو تقویٰ پر چلنے والے ہو گے نیکیاں اختیار کرنے والے ہو گے، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہو گے۔ لیکن یہ کیا ہے کہ ہمارے اندر تو ایسی کوئی تبدیلی نہیں آئی جس سے ہم کہہ سکیں کہ ہمارے اندر تقویٰ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ بات تو سو فیصد درست ہے کہ خدا تعالیٰ کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ بندہ جھوٹا ہو سکتا ہے اور ہے۔ پس یہ بات یقینی ہے کہ ہمارے اندر ہی کمزوریاں اور کمیاں ہیں یا تو پہلے رمضان جتنے بھی گزرے ان سے ہم نے فائدہ نہیں اٹھایا، یا وقتی فائدہ اٹھایا اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ اسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں سے چلے تھے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ تقویٰ کا جو معیار گزشتہ رمضان میں حاصل کیا تھا، یہ رمضان جو اَب آیا ہے، یہ ہمیں نیکیوں میں بڑھنے اور تقویٰ حاصل کرنے کے اگلے درجے دکھاتا۔

پس جنہوں نے گزشتہ سال کے رمضان میں اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں، جو تقویٰ حاصل کیا، جو تقویٰ کے معیار اپنی زندگیوں کے حصے بنا لئے وہ خوش قسمت لوگ ہیں اور اب ان کے قدم آگے بڑھنے چاہئیں۔ اور جو بھلا بیٹھے یا جنہوں نے کچھ حاصل ہی نہیں کیا انکو سوچنا چاہئے کہ روزے ہمیں کیا فائدہ دے رہے ہیں۔ اگر کسی چیز کا فائدہ ہی نہیں ہے تو اس کو کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا روزوں کا فائدہ ہے اور یقیناً ہے، اللہ تعالیٰ کا کلام کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ پس ہم سے جو غلطیاں ہوئیں اس کی خدا سے معافی مانگنی ہو گی اور یہ عہد کرنا ہو گا کہ اے میرے خدا میری گزشتہ کوتاہیوں کو معاف فرما اور اس رمضان میں مجھے وہ تمام نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرما جو تیرا قرب دلانے والی ہوں اور مجھے اس رمضان کی برکات سے فیضیاب کرتے ہوئے ہمیشہ تقویٰ پر چلنے اور تقویٰ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔ جب ہم اس طرح دُعا کریں گے اور اس طرح اپنے جائزے لے رہے ہوں گے تو ان نیکیوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی جنکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ بہت سی برائیاں بھی چھوڑنی ہوں گی جن کے ترک کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔'' (خطبہ جمعہ 17 راکتوبر 2005ء)

☆☆☆

اداریہ

اِنَّہٗ لَقُرآنٌ کریم

انسانیت کو گمراہی کے گڑھے سے نکال کر ہدایت کے راستہ پر گامزن کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں انبیاء اور مرسلین مبعوث کئے ہیں جن کی تعداد احادیث کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ان تمام انبیاء نے اپنی قوموں کی ہدایت کے لئے کچھ اصول وقوانین بیان کئے جن کو ان کے قوم کے افراد نے مرتب کیا اور اپنے متاخرین کی ہدایت کے لئے محفوظ کیا۔قطع نظر اس کے کہ ان مرتب شدہ مذہبی کتب میں رطب ویابس کی کیا تعداد ہے یہ تمام کتب ان کے پیروکاروں کے لئے نہایت معزز اور مکرم ہیں۔ان کتب میں موجود تعلیمات اور اصول وقوانین سے اختلاف کرنا ہر فرد کے لئے جائز ہے لیکن اس اختلاف کی بناء پر ان کتب کی تقدیس کو پامال کرنا یا بزعم خود ان کی تکریم کم کرنے کے لئے مختلف اقدام کرنا یہ نہ کسی کا حق ہے اور نہ ہی کسی من گھڑت آزادی ضمیر کا تقاضا۔

کسی اور مذہب کی کتاب اپنے پیروکاروں کے لئے شاید ہی اِس پُر حکمت تعلیم کا ذکر کرتی ہو کہ دوسرے مذاہب کے راہنماؤں اور مذہبی کتب کی تکریم کرو لیکن اسلام اور قرآن نے اس امن بخش تعلیم کو اپنے پیروکاروں کے سامنے پیش کیا ہے کہ تم اُن وجودوں کو بھی بُرا بھلا نہ کہو جن کو وہ (دوسرے مذہبی پیروکار) اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہیں۔اور جہاں تک مذہبی کتب کی تقدیس کا سوال ہے اس سلسلہ میں قرآن مجید نے مسلمانوں پر تمام مذہبی کتب پر ایمان لانے کی پابندی لگائی ہے اور ان کتب کی تقدیس وتکریم کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی مسلمان کسی بھی مذہبی کتاب کی ہتک کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔اور اُس کے ذہن میں اس قسم کا خیال تک نہیں آسکتا۔

گذشتہ دنوں امریکہ میں ایک عیسائی فرقہ کے پادری نے قرآن مجید کو جلانے کا عندیہ دیا اس امر کا اظہار کرنے کے لئے کہ وہ اسلام اور قرآن کو کتنی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں (چاہے اس کی بنیاد وہ کسی بھی غیر اسلامی واقعہ کو بنائیں)۔بعد میں اگرچہ کہ پادری اِس غیر انسانی اور غیر مذہبی فعل کو کرنے سے باز رہا لیکن کچھ جگہوں میں قرآن مجید کے اوراق پھاڑنے اور جلانے کے واقعات رونما ہوئے جو کہ اُس پادری کے پہلے کئے ہوئے اعلان کے نتیجہ میں ظاہر ہوئے۔

بات یہ ہے کہ کیا اس قسم کے افعال شنیعہ سے قرآن مجید جیسی مقدس کتاب کا تقدس کم ہوگا؟ کیا اس طرح اسلام صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا؟ یا کیا اس سے نام نہاد مسلمان اپنے غیر اسلامی افعال کرنے سے باز رہیں گے؟ اس سے تو وہ نام نہاد مسلمان اپنے

عزائم اور مستحکم کریں گے جیسا کہ امریکی صدر براک اوبامہ نے اس خدشہ کا اظہار بھی کیا کہ اس سے دہشت گرد تنظیموں کو اس واقعہ کی آڑ میں معصوم نوجوانوں کو ورغلانے میں مزید مدد ملے گی اور اُن کی فوجوں میں اضافہ ہوگا۔

جہاں تک قرآن پاک کی عزت وتکریم کا سوال ہے یہ کسی ناپاک انسان کے کسی مشتعل کرنے والے اعلان سے یا اس کے اوراق کو پھاڑنے یا جلانے سے کم نہیں ہوگی۔ یہ کتاب تو خالق کائنات مالک دوجہان رب العالمین خدا کے نزدیک بزرگ و برتر اور مقدس ومکرم ہے اور یہی سٹیفکیٹ اس کی تکریم کے لئے کافی ہے۔ اس کی پاکیزگی کے لئے کسی ناپاک انسان کی شہادت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکریم کے متعلق فرماتا ہے:-

اِنَّهٗ لَقُرْآنٌ كَرِيْمٌ۔ فِی كِتَابٍ مَّكْنُوْنٍ۔ لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ (الواقع، آیت 78 تا 80)

یقیناً یہ ایک عزت والا قرآن ہے۔ ایک چھُپی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ کوئی اس کو چھو نہیں سکتا سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔

چھونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ناپاک لوگ اس کو ہاتھ نہیں لگا سکیں گے۔ ناپاک لوگ تو اس کو جلانے تک کے اقدام کررہے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی ناپاکی کی وجہ سے اُس چھُپی ہوئی کتاب کو نہیں چھو سکیں گے جس میں یہ محفوظ ہے۔ یعنی اس کے حقائق و معارف۔ اور یہ حقائق صرف اُسی پر کھلتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے خود پاک کیا ہو۔ یہی تو وجہ ہے کہ یہ ناپاک لوگ قرآن کریم کے مغز کو نہ پاکر اس کے الفاظ سے من گھڑت مفہوم نکال کر معصوم لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان اپنے غیر اسلامی حرکات وسکنات سے ان کی اسلام دشمنی میں آگ میں پیٹرول کا کام کررہے ہیں۔

بہرحال اسلام کی مقدس شریعت قرآن کریم مٹنے یا نابود ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم نہیں کی ہے۔ یہ شریعت ابدالآباد تک قائم رہنے والی ہے۔ قیامت تک اس کی پُرحکمت تعلیمات لازوال رہنے والی ہیں۔ اس کی حفاظت کی ضمانت مالک حقیقی نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ ضد، تعصب، بغض اور کینہ میں گرفتار لوگ، حسد کی آگ میں جل رہے لوگ، قرآن مجید کی مثل لانے سے قاصر اور اپنی مذہبی تعلیمات کا اس سے موازنہ کرنے سے بے سروپا لوگ، اپنے تعصب، کینہ، حسد اور اپنی بے سروسامانی کا اظہار اپنے افعال شنیعہ سے تو کرسکتے ہیں لیکن قرآن کریم کی عظمت کو نہ اسپین کے وہ لوگ کم کرسکے جنہوں نے ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید اور اہم مذہبی کتب کو زہر آب کیا تھا اور نہ اب اسکی تکریم کو اس کے اوراق کو پھاڑ کر یا جلا کر کم کیا جاسکتا ہے یا اس کو نابود کیا جاسکتا ہے۔ یہ لوح محفوظ میں ہے کریم واکرم ومقدّس ہے۔ اور اس کی یہ حیثیت لازوال اور نہ مٹنے والی ہے۔ (عطاء المجیب لون)

رمضان میں

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد
arshimalik50@hotmail.com

ہجر کے ہر درد کا درمان ہے رمضان میں ☆ قُربِ مولا کس قدر آسان ہے رمضان میں
متقّی ہونے کا سب سامان ہے رمضان میں ☆ یہ خدا کا خاص اک احسان ہے رمضان میں
کاروبارِ جنسِ عصیاں بند ہے رمضان میں ☆ مستقل جکڑا ہوا شیطان ہے رمضان میں
نفس کے شیطان کو قابو کرو گر کر سکو ☆ بابائے ابلیس کا چالان ہے رمضان میں
عام سی کوشش پہ بھی ہے اجر بے حد و حساب ☆ قرب پانے کا کھلا میدان ہے رمضان میں
بخششیں اور رحمتیں بٹتی ہیں بھر بھر جھولیاں ☆ کس کو عذرِ تنگیٔ داماں ہے رمضان میں
بھیگنا ہے جس کو بھیگے رات دن بوچھاڑ میں ☆ مغفرت کا مستقل باران ہے رمضان میں
جو بکھیڑے ہیں جہاں کے جلد نپٹاؤ انہیں ☆ یکسوئی پانے کا تب امکان ہے رمضان میں
دن یہی رمضان کے ایّامِ معدودات ہیں ☆ ربِ کعبہ کا یہی فرمان ہے رمضان میں
ماہِ رمضاں کے تقدس کا رہے ہر پل خیال ☆ دوستو ! نازل ہوا قرآن ہے رمضان میں
وہ حِرا کی غار وہ تنہائیاں سر مستیاں ☆ عشقِ مولا کا چھپا طغیان ہے رمضان میں
یہ مہینہ ہے مقدس اور تصّوف کا نچوڑ ☆ عبد سے معبود خود یک جان ہے رمضان میں
روح تک اس کی اُتر جاتی ہے ٹھنڈی چاندنی ☆ جس کے دل پر غلبۂ ایمان ہے رمضان میں
کھڑکیاں جنت کی کھل جاتی ہیں ہر اس شخص پر ☆ راہِ مولا کی جسے پہچان ہے رمضان میں
عیش وغفلت میں فنا کر دے جو یہ گنتی کے دن ☆ کون اتنا غافل و نادان ہے رمضان میں
ہے بہت بد بخت جو پھر بھی نہ بخشا جا سکے ☆ بابِ جنت کھل گئے اعلان ہے رمضان میں
روح لاغر کی نقاہت کی بھی کچھ تو فکر کر ☆ کیوں تری نظروں میں دستر خوان ہے رمضان میں

زینہ زینہ طے کرے گا معرفت کی منزلیں
جو بھی عرشی صاحبِ عرفان ہے رمضان میں

☆

ہستی باری تعالیٰ
فلکیات کی روشنی میں

(ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

(تقریر جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۲۰۰۹)

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (آل عمران آیت ۱۹۱-۱۹۲)

خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ''ہستی باری تعالیٰ فلکیات کی روشنی میں''

خاکسار نے سورہ آل عمران کے آخری رکوع کی دو آیات کی تلاوت کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان آیات کی روشنی میں اپنی مشہور کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں تحریر فرماتے ہیں:-

''جب دانشمند اور اہل عقل انسان زمین اور آسمان کی بناوٹ میں غور کرتے اور رات دن کی کمی بیشی کے موجبات اور علل کو نظر عمیق سے دیکھتے ہیں انہیں اس نظام پر نظر ڈالنے سے خدا تعالیٰ کے وجود پر دلیل ملتی ہے۔ پس وہ زیادہ انکشاف کیلئے خدا سے مدد چاہتے ہیں اور اُس کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور کروٹ پر لیٹ کر یاد کرتے ہیں جس سے اُن کی عقلیں بہت صاف ہو جاتی ہیں۔ پس جب وہ ان عقلوں کے ذریعہ سے اجرام فلکی اور زمین کی بناوٹ احسن اور اولیٰ میں فکر کرتے ہیں تو بے اختیار بول اُٹھتے ہیں کہ ایسا نظام ابلغ اور محکم ہرگز باطل اور بے سود نہیں بلکہ صانع حقیقی کا چہرہ دکھلا رہا ہے۔ پس وہ الوہیت صانع عالم کا اقرار کر کے یہ مناجات کرتے ہیں کہ یا الٰہی تُو اس سے پاک ہے کہ کوئی تیرے وجود سے انکار کر کے نالائق صفتوں سے تجھے موصوف کرے۔ سو تُو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یعنی تجھ سے انکار کرنا عین دوزخ ہے اور تمام آرام اور راحت تجھ میں اور تیری شناخت میں ہے۔ جو شخص تیری سچی شناخت سے محروم رہا وہ درحقیقت اسی دنیا میں آگ میں ہے''

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۳۴-۱۳۵، نظارت نشر و اشاعت قادیان دسمبر ۲۰۰۷)

قرآن مجید کی ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان اور زمین کی پیدائش پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر دلیل ملتی ہے اور جب انسان ذکر الٰہی کے ساتھ اس پر مزید غور کرتا ہے تو ایمان اور معرفت میں مزید ترقی حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا کائنات پر غور کرنا کافر اور مومن دونوں کے لئے بہت مفید ہے۔ نہ صرف کافروں کیلئے بلکہ مومنوں کے لئے بھی آسمانوں اور زمین میں نشانات ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (سورۃ العنکبوت آیت نمبر: ۴۵)

یعنی اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ یقیناً مومنوں کیلئے اس میں بہت بڑا نشان ہے۔

خلق کائنات کی دلیل

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول، اللہ تعالیٰ کی ہستی کی دلیل کے لئے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورہ ابراہیم آیت نمبر: ۱۱)

یعنی ان کے رسولوں نے کہا کہ کیا اللہ کے بارہ میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ قدیم زمانے کے نبی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کرتے ہوئے فرمایا :-

مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝ اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ

نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا o (سورہ نُوح آیت نمبر ۱۴ تا ۱۷)

یعنی تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ سے کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس نے تم کو مختلف طریقوں پر پیدا کیا۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کیسے سات آسمانوں کو طبقہ بر طبقہ پیدا کیا؟ اور اس نے اُن میں چاند کو ایک نُور بنایا اور سورج کو ایک روشن چراغ۔

یہاں سات آسمانوں کا ذکر ہے۔ عربی زبان میں سات کا عدد کثرت کے لئے اور تکمیل کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

چاند دھیمی روشنی دیتا ہے۔ چاند کی روشنی اپنی ذاتی روشنی نہیں وہ سورج کی روشنی کو ہی بڑے حسین انداز میں منعکس کرتا ہے۔ چاند ہم سے چار لاکھ کلومیٹر دُور ہے۔

سورج ہمیں تیز روشنی اور گرمی دیتا ہے۔ زمین اور چاند کے درمیان جو فاصلہ ہے سورج کا قُطر اس سے ساڑھے تین گنا زیادہ ہے۔ زمین میں جتنا مادہ ہے اس سے تین لاکھ گنا زیادہ مادہ سورج میں ہے۔ سورج کے بالائی حصہ میں جو زرد سطح ہم کو نظر آتی ہے اُس کی حرارت چھ ہزار ڈگری ہے اور سورج کے وسط میں تو حرارت ایک کروڑ ڈگری سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ جوہری توانائی کے اخراج سے یہ حرارت پیدا ہوتی ہے۔ سورج ہماری زمین سے پندرہ کروڑ کلومیٹر دُور ہے۔

ایک معمولی چراغ بنانے کے لئے بھی کسی بنانے والے کی ضرورت ہوتی ہے سورج اور چاند جیسے عظیم الشان روشنی دینے والے خود بخود کیسے بن سکتے ہیں؟ سورج اور چاند ہمیں اُن کے پیدا کرنے والے خدا کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں کئی آیات کے ذریعہ آسمان کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مثلاً سورہ قٓ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَھُمْ کَیْفَ بَنَیْنٰھَا وَزَیَّنّٰھَا وَمَا لَھَا مِنْ فُرُوْجٍ o (سورہ قٓ، آیت نمبر: ۷)

یعنی انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کیسے بنایا اور اسے زینت دی اور اس میں کوئی رخنہ نہیں؟

قرآن مجید پر بہترین طور پر عمل کرنے والے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر نہ پا کر جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تلاش کیلئے باہر نکلیں تو دیکھا کہ تاروں بھرے آسمان کے نیچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورہ آل عمران کی ان آیات کی تلاوت فرما رہے ہیں جو خاکسار نے اپنی تقریر کی ابتداء میں پڑھی تھیں۔ (خطبات طاہر، تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا حال اس طرح بیان فرماتے ہیں :-

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا
اس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا
چشمہ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا

اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان میں فرماتا ہے :-

تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْھَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا o وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّکَّرَ اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا o (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۲-۶۳)

یعنی ''ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس نے آسمان میں بُرج بنائے اور اُس (آسمان) میں ایک روشن چراغ (یعنی سورج) اور ایک چمکتا ہوا چاند بنایا اور وہی ہے جس نے رات کو اور دن کو ایک دوسرے کے بعد آنے والا بنایا اُس کے لئے جو چاہے کہ نصیحت حاصل کرے یا شکر کرنا چاہے۔'' یہاں پر سورج اور چاند کے علاوہ بروجوں کا بھی ذکر ہے۔

پہلے زمانے کے لوگوں نے ستاروں کو برجوں میں تقسیم کیا تھا ہر

بُرج کی ایک الگ شکل ہے۔ وہی شکل سالہا سال قائم رہتی ہے کیونکہ ایک بُرج کے ستارے دوسرے بُرج میں نہیں جاتے۔ جب لوگوں نے غور سے آسمان کو دیکھا تو یہ انکشاف ہوا کہ پانچ ستارے ایسے ہیں جو کہ ایک ہی بُرج میں نہیں رہتے بلکہ مختلف برجوں میں گھومتے رہتے ہیں اُن ستاروں کو سیارے کہا جاتا ہے اور انگریزی میں PLANET۔ ان کے نام یہ ہیں :-

عطارد زہرہ مریخ مشتری زحل انگریزی میں

MERCURY-VENUS-MARS-JUPITER-SATUN

لمبی تحقیق کے بعد منکشف ہوا کہ یہ پانچ سیارے ہمارے نظامِ شمسی کے ممبر ہیں اور زمین کی طرح سورج کے گرد گھومتے ہیں اور ان کی کوئی ذاتی روشنی نہیں۔ یہ سورج کی روشنی کو ہی منعکس کرتے ہیں۔ بعد میں دُوربین کی مدد سے دو اَور سیارے یورینس (URANUS) اور نیپچیون (NEPTUDNE) دریافت ہوئے۔ ان بڑے سیاروں کے علاوہ بہت سے چھوٹے چھوٹے اجسام بھی ہیں اور بے شمار دم دار ستارے بھی ہیں جو سورج کے گرد گردش کر رہے ہیں۔ نیز یہ بھی انکشاف ہوا کہ وہ ہزاروں ستارے جو اپنے برجوں میں ہی رہتے ہیں وہ سارے کے سارے دوسرے سورج ہیں۔ وہ بہت دُور ہونے کی وجہ سے چھوٹے نظر آتے ہیں۔ اگر ہمارا سورج بھی اتنا دُور ہوتا تو وہ بھی ایک ستارہ کی طرح نظر آتا۔ ہمارا سورج اوسط قسم کا ستارہ ہے بہت سے ستارے اس سے زیادہ گرم ہیں اور بہت سے اس سے کم گرم ہیں۔

ستاروں کے مختلف رنگ اور مختلف خواص ہوتے ہیں۔ اپنی آنکھ سے بغیر دُوربین کی مدد کے ہم پانچ ہزار سے زیادہ ستاروں کو نہیں دیکھ سکتے۔ ۱۶۰۹ء میں گیلیلیو نے دُوربین سے دیکھا تو اُن کو غالباً سو گنا زیادہ ستارے نظر آئے۔ وہ حیران ہو گئے۔ نیز انہوں نے دیکھا کہ ستارہ مشتری کے گرد اس کے چار چاند گھوم رہے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ نظریہ کہ تمام اجسام صرف زمین کے گرد گھوم رہے ہیں یہ غلط ہے۔ نیز دیگر عجائبات قدرت دیکھ کر وہ کہنے لگے :

’’ مَیں حیرت میں ڈوب گیا ہوں۔ اور خدا کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اُس نے مجھے توفیق دی کہ میں ایسے عظیم الشان عجوبے مشاہدہ کر رہا ہوں۔‘‘

(The Growth of Physical Science by Sir James Jeans P.173, Cambridge 1951)

سیارہ مشتری نظامِ شمسی میں سب سے بڑا سیارہ ہے اس کی کمیت ہماری زمین کی کمیت سے ۳۰۰ گنا زائد ہے۔ گیلیلیو اپنی دُوربین سے چار چاند دیکھ سکے۔ ان چاندوں کو *GALILEAN SATELLITES* کہا جاتا ہے۔ گیلیلیو کے دُوربین بننے پر اب چار سو سال گزرنے پر اس سال اقوام متحدہ کے فیصلہ پر ساری دنیا میں International Year of Astronomy منعقد کیا جا رہا ہے۔

اب تو بڑے بڑے دوربین بن چکے ہیں اور فضا میں بھی دُوربین چکر لگا رہی ہے جن سے ہم بے شمار ستارے دیکھ سکتے ہیں۔ نیز ستارہ مشتری کے گرد گھومنے والے چاندوں کی تعداد اب ۶۰ سے بھی زیادہ ہے۔ الحمدللہ۔

اب تک جتنے سائنسدان گزرے ہیں ان میں Sir Issac Newton سب سے بڑے مانے جاتے ہیں وہ کہتے ہیں :

’’ یہ حسین ترین نظام جو سورج اور سیارے اور دُم دار ستاروں پر مشتمل ہے ایک عقلمند اور طاقتور ہستی کے شعور اور تصرف کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔‘‘

(Our Solar System and Stellar Universe by Charles Whyte P.129)

نظامِ عالم کی دلیل

سورہ یٰسٓ میں اللہ تعالیٰ نے فلکیات کے تعلق سے اپنی ہستی کے دلائل اس طرح بیان فرمائے ہیں :-

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ o
وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ o وَالْقَمَرَ
قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ o لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ

اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ o

(سورہ یٰسٓ آیت نمبر: ۳۸ تا ۴۱)

ترجمہ : ''اوران کے لئے رات بھی ایک نشان ہے اس سے ہم دن کو کھینچ نکالتے ہیں پس اچانک وہ پھر اندھیروں میں ڈوب جاتے ہیں اور سورج (ہمیشہ) اپنی مقررہ منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم کی (جاری کردہ) تقدیر ہے۔ اور چاند کیلئے بھی ہم نے منازل مقرر کردی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔ سورج کی دسترس میں نہیں کہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ ہی رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب کے سب (اپنے اپنے) مدار پر رواں دواں ہیں۔''

دن کے بعد رات کا آنا اور رات کے بعد دن کا آنا اللہ تعالیٰ کی ہستی کی بڑی دلیل ہے۔ اب ہم جانتے ہیں کہ زمین گول ہے اور زمین اپنے محور پر گھوم رہی ہے اور زمین کا جو حصہ سورج کی طرف ہوتا ہے وہاں دن ہوتا ہے اور جو سورج کی طرف نہیں ہوتا وہاں رات ہوتی ہے۔ اتنی عمدگی سے زمین گھوم رہی ہے کہ ہمیں ذرہ بھی دھکا نہیں لگتا۔ ایک لمبے زمانے تک لوگ یہی سمجھتے رہے کہ زمین ساکن اور تمام آسمانی اجرام زمین کے گرد گھوم رہے ہیں جیسا کہ بظاہر نظر آتا ہے ہمارے ملک کے عظیم سائنسدان آریہ بھٹ ARYABHATTA جو پانچویں صدی عیسوی میں پیدا ہوئے تھے ان کو اس زمانہ کے مقبول نظریہ سے اختلاف تھا۔ انہوں نے واضح طور پر اپنی کتاب آریہ بھٹیہ میں تحریر کیا تھا کہ زمین اپنے محور پر گھوم رہی ہے۔ انہوں نے مثال دی کہ جیسے ایک شخص جو کشتی میں جا رہا ہے اس کو درخت پیچھے جاتے ہوئے نظر آتے ہیں اسی طرح ہم کو ستارے مشرق سے مغرب جاتے ہوئے اس لئے نظر آتے ہیں کہ ہماری زمین گھوم رہی ہے۔ اس زمانہ کے لوگوں کیلئے یہ بات مضحکہ خیز تھی لہٰذا آریہ بھٹ کو اپنا وطن جو ہندوستان کے شمال مشرق میں تھا چھوڑ کر جنوب کو ہجرت کرنا پڑا تاکہ وہ لوگوں کے مذاق کا نشانہ نہ بنیں۔

(*The Lighter Side of Gravity by Jayant V Narlikar*
P.23, Cambridge university press-1996)

ایک لٹو کو ہم پھراتے ہیں تو وہ تھوڑی دیر اپنے محور پر گھوم کر گر جاتا ہے لیکن ہماری زمین اربوں سال سے گھوم رہی ہے اور گھومنا بند نہیں ہوتا۔ گھومنے کی رفتار میں فرق ہوتا ہے لیکن وہ انتہائی خفیف فرق ہے۔ اس کے گھومنے کی رفتار کم ہوتی جارہی ہے لیکن صرف ایک صدی میں تخمیناً ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ کے برابر اور یہ ہمارے لئے ریسرچ کیلئے محرک ہے۔ اس سے ہمیں زمین اور چاند کے ماضی کے باہمی تعلقات کا علم ہوتا ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ نہ صرف زمین اپنے محور پر گھوم رہی ہے اور چوبیس گھنٹے میں اس کا ایک روٹیشن ہوتا ہے بلکہ وہ سورج کے گرد بھی گھوم رہی ہے اور سوج کے گرد ایک چکر ایک سال میں پورا کرتی ہے۔ ۳۰ کلومیٹر فی سیکنڈ کی تیز رفتار سے گھوم رہی ہے لیکن اس حرکت سے بھی کوئی دھکہ نہیں لگتا اور ہم محسوس بھی نہیں کرتے۔ البتہ اس کا ایک واضح نتیجہ آسمان کو دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دوران سال سورج بارہ برجوں میں سے گذر کر ایک سال کے بعد پھر آسمان پر اپنے سابقہ مقام پر آجاتا ہے۔

نظام شمسی ایک بہت بڑے نظام یعنی کہکشاں کے نظام کا حصہ ہے۔ بیسویں صدی میں یہ انکشاف ہوا کہ سورج اپنے تمام نظامِ شمسی کے اجرام کو لئے ہوئے ہماری galaxy کہکشاں کے مرکز کے گرد ۲۰۰ کلومیٹر فی سیکنڈ سے زیادہ رفتار کے ساتھ گھوم رہا ہے اور مرکز کہکشاں کے گرد ایک چکر ۲۰ کروڑ سال میں پورا کرتا ہے۔ سورج کے ساتھ ہم سب بھی اسی تیز رفتاری سے مرکز کہکشاں کے گرد گھوم رہے ہیں اور اس مسلسل nonstop سفر کے باوجود ہمیں کوئی تھکان محسوس نہیں ہوتی۔ اور زمین کی کشش ثقل بھی ہمیں ادھر ادھر جانے نہیں دیتی، مضبوطی کے ساتھ زمین پر قائم رکھتی ہے۔ یہ اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے۔ موٹر کار، ریل گاڑی، ہوائی جہاز سب کسی چلانے والے کے محتاج ہیں ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ زمین اور سورج اور چاند اور دوسرے اجرام کو چلانے والا کوئی خدا نہیں ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ سب کچھ قانون قدرت کا نتیجہ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس نے یہ قانون بنایا ہے وہی تو خدا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے :

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ

یعنی سورج کا چلنا ایک غالب اور علم والے خدا کے مقرر کردہ قانون کے مطابق ہے۔

چاند بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ چاند کی حرکت آسمان پر سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں لوگوں نے چاند کے راستے کو ۲۷ منزلوں میں تقسیم کیا تھا جو Nakshatras کہلاتے ہیں۔ چاند صرف ایک مہینے میں ان تمام منزلوں کو طے کر کے اپنے سابقہ مقام پر آ جاتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی چاند کی حرکت نرالی ہے کہ دوران مہینہ اس کی شکل بھی بدلتی رہتی ہے وہ بڑا ہوتا ہے پھر مکمل ہو جاتا ہے پھر چھوٹا ہو جاتا ہے پھر بالکل غائب ہو جاتا ہے پھر جب دوبارہ ظاہر ہوتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کھجور کی مڑی ہوئی درخت کی شاخ کی طرح ہے چاند کو دیکھنے سے ہمیں مہینہ کا تصور آیا۔ Moon سے Month نکلا۔

مہینہ کی پہلی رات کے چاند میں ایک خاص شان ہے قدرت کے حسین نظاروں میں سے وہ ایک نظارہ ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا کہ جب نیا چاند دیکھو تو یہ دعا کرو : اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

یعنی ''اے اللہ یہ چاند ہمارے لئے امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کا موجب ہو۔ اے چاند تیرا رب اور میرا رب اللہ ہے۔'' پہلے دن کے چاند میں ایک قسم کی خوبصورتی ہوتی ہے۔ اور مکمل چاند میں ایک دوسری شان ہوتی ہے۔ دونوں خدا کو یاد دلاتے ہیں۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک منظوم کلام میں اللہ تعالیٰ کے تعلق سے کیا خوب فرمایا ہے :

میرا نور شکل ہلال میں
میرا حسن بدرِ کمال میں
کبھی دیکھ طرز جمال میں
کبھی دیکھ شان جلال میں
رگ جاں سے ہوں میں قریب تر
ترا دل ہے کس کے خیال میں
مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تیری جبین نیاز میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے روح پرور خطاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں ہستی باری تعالیٰ کے لئے پانچ عقلی دلائل دیئے ہیں۔ تیسری دلیل میں آپ نے ہیئت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

''پھر ایک اور دلیل اپنی ہستی پر یہ دی جیسا کہ فرماتا ہے : لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ o (سورہ یٰسٓ آیت نمبر:۴۱) یعنی آفتاب چاند کو پکڑ نہیں سکتا اور نہ رات جو مظہر ماہتاب ہے دن پر جو مظہر آفتاب ہے کچھ تسلط کر سکتی ہے یعنی ان میں سے کوئی اپنے حدود مقررہ سے باہر نہیں جاتا اگر ان کا درپردہ کوئی مدبر نہ ہو تو یہ تمام سلسلہ درہم برہم ہو جائے۔ یہ دلیل ہیئت پر غور کرنے والوں کیلئے نہایت فائدہ بخش ہے کیونکہ اجرام فلکی کے اتنے بڑے عظیم الشان اور بے شمار گولے ہیں جن کے تھوڑے سے بگاڑ سے تمام دنیا تباہ ہو سکتی ہے۔ یہ کیسی قدرت حق ہے کہ آپس میں وہ نہ ٹکراتے ہیں اور نہ بال بھر رفتار بدلتے اور نہ اتنی مدت تک کام دینے سے کچھ گھسے اور نہ ان کی کلوں پرزوں میں کچھ فرق آیا اگر سر پر کوئی محافظ نہیں تو کیونکر اتنا بڑا کارخانہ بے شمار برسوں سے خود بخود چل رہا ہے۔ انہی حکمتوں کی طرف اشارہ کر کے خدا تعالیٰ دوسرے مقام میں فرماتا ہے : اَفِى اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ابراہیم آیت نمبر: ۱۱) یعنی کیا خدا کے وجود میں شک ہو سکتا ہے جس نے ایسا آسمان اور ایسی زمین بنائی۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۶۵) (جاری)

الفضل ماشھدت بہ الاعداء

از حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ سکندر آباد

انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہوئی ہے کہ وہ حق اور سچائی کو پسند کرتا ہے۔ لیکن انانیت، خود پسندی اور تساہل نفس کی بناء پر وہ سچائی پر قائم نہیں رہ پاتا۔ جو اپنے نفس پر قابو پا لیتے ہیں، وہ شیطان کے بہکاوے میں نہیں آتے۔ اور سچے خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے وہ ہر مصیبت کو برداشت کرنے کو سینہ سپر ہو کر پہاڑ کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سنگِ اسود کو اپنی جگہ رکھنے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر عمل کرنا اور آپ کا اہلِ مکہ کو یہ سوال کرنا کہ تم پر حملہ کرنے کے لئے اس چھوٹی سی پہاڑی کے پیچھے ایک لشکرِ جرار ہے تو ان کا جواب دینا کہ ہاں ہم یقین کر لیں گے کیونکہ آپؐ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اس بات کی عظیم الشان دلیل ہے کہ آپؐ کی بعثت سے قبل تمام اہلِ مکہ آپؐ کی صداقت کے قائل تھے۔ بعد میں بھی مسلمانوں کے دینی ارتقاء اور ان کے آپسی اخوت کو دیکھ کر کفار کے دل میں یہ خواہش ہوا کرتی تھی کہ کاش وہ بھی مسلمان ہو جاتے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی خواہش کا اظہار ان الفاظ میں فرماتا ہے رُبَمایود الذین کفروا لو کانوا مسلمین (سورۃ الحجر:2) یعنی جن لوگوں نے (اس کتاب کا) انکار کیا ہے، وہ بسا اوقات آرزو کیا کرتے ہیں کہ کاش وہ (بھی اسکی) فرمانبرداری اختیار کرنے والے ہوتے۔ پس یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر نبی کی جماعت پر مخالفین رشک کیا کرتے تھے۔ بعض کھلے الفاظ میں حقیقت کا اعتراف کرتے تو بعض بُغض وعناد کی وجہ سے کچھ ظاہر نہ کرتے تھے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اور آپؑ کی جماعت کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا۔ مولوی محمد حسین صاحب، نواب صدیق حسن خان صاحب نے برملا زبانی اور تحریری طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی دینی خدمات کا بھرپور اعتراف کیا لیکن جب ماموریت کا دعویٰ فرمایا تو پھر شدید مخالف ہو گئے۔ جماعتِ احمدیہ جیسے جیسے قرآن مجید اور اسلام کی خدمات کے میدان میں آگے بڑھتی گئی تو مخالفین کے لیڈروں نے حقیقت کا اعتراف کیا ہے اگرچہ کہ ان کو اپنی قیادت کے ختم ہونے یا انانیت نے قبولِ حق کی توفیق نہ دی۔ ابتداء سے ہی ہر قسم کی مخالفت جو اُن سے ہو سکتی ہے کی گئی ہے۔ جماعت کو مٹانے کے لئے ہر وہ حربہ استعمال کیا جسکی انہیں طاقت تھی۔ لیکن پھر بھی جماعتِ احمدیہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی طرف گامزن رہی اور ہے۔ اور ہر دن مخالفین سے اللہ تعالیٰ یہ سوال کر رہا ہے۔ اولم یروا انا نأتی لارض ننقصھا من اطرافھا (سورۃ الرعد 42) یعنی اور کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم مُلک کو اس کی اطراف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں۔ پس ایک گُمنام بستی سے 1889ء میں نکلی ہوئی ایک آواز دُنیا کے 195 ممالک کے کروڑوں نفوس میں تبدیل ہوگئی ہے کیونکہ یہ آواز خدا کی طرف سے تھی۔ اگر ہم صوبہ آندھرا پردیش کا جائزہ لیں تو آج سے 25 سال قبل صرف آٹھ یا دس جماعتیں تھیں۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 150 سے زائد جماعتیں فعال ہیں۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ جماعتِ احمدیہ کی زمین وسیع ہو رہی ہے اور مخالفین کی زمین تنگ ہو رہی ہے۔ اور ہمارے مخالفین کے سینوں پر سانپ دوڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے جماعت کی ترقی کا اعتراف کروایا ہے۔ آئے دن اخباروں میں ''قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں'' جیسی سرخیوں سے جماعت احمدیہ کی ترقیوں کی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ اگرچہ کہ بغض وعناد میں ''فتنہ قادیانیت'' اور ''ارتدادی سرگرمیاں'' جیسی غیر حقیقی اصطلاحیں استعمال کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ احمدیت کی ترقی کا اعتراف بھی کر رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی کے چند حوالہ جات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

(ا) مفتی انعام الحق قاسمی تحریر کرتے ہیں ''غلام احمد قادیانی..... کے پیروکار اپنی تبلیغ ودعوت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ شہروں اور دیہاتوں میں ایک کے بعد دوسرے مراکز بناتے جارہے ہیں..... چنانچہ آج یہ باطل فکر

امت کی لاپرواہی سے پھل پھول کر ایک تناور درخت بن چکی ہے۔ جس کی جڑیں ہمارے معاشرہ میں اتنی مضبوط ہوچکی ہیں کہ ان کو اکھاڑ پھینکنا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ یہ باطل فکر اپنی تبلیغ و دعوت مسلمانوں میں کرتی ہے اور ہر دن امت کے عام افراد میں سے چند کو اُچک کر اپنا ہم نوا اور ہم مسلک بناتی ہے۔ یہ قادیانی کافر ہونے کے باوجود اپنی عبادت گاہیں مسجد کے نام پر ہماری نگاہوں کے سامنے بناتے ہیں۔ اور ہر ماہ و سال اس میں اضافہ کر رہے ہیں۔ لیکن ہمیں اس سے کیا، آج تک امت پر یہ عقدہ نہیں کُھل پایا کہ اس معاملہ کو ایسے ہی جاری رہنے دیئے جانے کا کس درجہ بھیانک نتیجہ مستقبل میں برآمد ہوگا۔ (آگے موصوف خود ہی نتیجہ اخذ کر کے لکھتے ہیں۔ ناقل)

نتیجہ یہ ہے کہ ''امت سو رہی ہے اور قادیانی ملک کے سینکڑوں دیہاتوں میں ہزاروں اور لاکھوں مسلمانوں کو مرتد بنا چکے ہیں، اپنی سینکڑوں عبادت گاہیں مسجد کے نام پر تعمیر کر چکے ہیں۔''

(روزنامہ منصف حیدرآباد 9/اپریل 2010ء مینارۂ نور)

(۲) مولانا سہیل احمد قاسمی کا بیان ہے کہ ''فتنہ قادیانیت اور عیسائیت اِسوقت مختلف اضلاع کے دیہی علاقوں اور دور افتادہ گاؤں میں تیزی سے پنپ رہا ہے۔'' (روزنامہ منصف حیدرآباد 2/فروری 2010ء صفحہ نمبر 5)

(۳) مفتی تنظیم عالم قاسمی صدر کل ہند ادارہ فکر و تحقیق شاخ حیدرآباد نے اپنے جاری کردہ ایک صحافتی بیان میں کہا کہ:- ''قادیانیت کی ریشہ دوانیاں اور اس کی ارتدادی سرگرمیاں دیہات اور اضلاع میں تیز ہو رہی ہیں۔'' (روزنامہ منصف حیدرآباد 13/جنوری 2010ء صفحہ نمبر 2)

اَب کے صحافی اور علماء حقیقت کا اعتراف بھی تعصّب و حسد سے کر رہے ہیں۔ اس سے قبل جماعت احمدیہ کی روز افزوں ارتقاء، بڑھتی ہوئی تعداد، مسیح موعودؑ کی کامیابی پر حیران و ششدر ہو کر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے رسالہ ترجمان القرآن کے مدیر نے یوں لکھا تھا۔

''مَیں اکثر اوقات اس پر غور کرتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کو اپنے مشن میں.....اسقدر کامیابی حاصل ہوئی ہے؟ مجھے مرزا صاحب کی کامیابیوں کا سلسلہ لامتناہی نظر آتا ہے۔ اور جس وقت مرزا صاحب کے مخالفین کی نامرادیوں پر غور کرتا ہوں تو وہ بھی بے حد و حساب نظر آتی ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ ایک شخص خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ پر کھڑا ہوتا ہے۔ نائبینِ رسول کو چیلنج کرتا ہے کہ تم سب مل کر بھی میرے مشن کو فیل نہیں کر سکتے کیونکہ خدا کی تائید میرے شامل حال ہے۔ تم جب بھی میرے مقابلہ پر آؤ گے ہر مرتبہ ذلیل و نامراد ہوگے اور یہی میرے نبی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غیب سے پیدا ہو جاتے ہیں..... دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آجاتے ہیں.... ذرا سچّے رسول کی ختمِ نبوت کی حفاظت کرنے والوں کی ناکامی اور تباہیاں سامنے لائیے۔ کس قدر زور دار تحریک اٹھی تھی اور کیسے ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ گئی....؟'' (ترجمان القرآن اگست 1934ء)

پس مخالفین کو غور کرنا چاہیئے کہ اُس وقت جماعت احمدیہ کتنی تھی اور آج دنیا میں کہاں کہاں استقامت سے پھیل گئی ہے۔ اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو مخالفت کی اس آندھی سے بچ نکلنا ناممکن تھا۔ خدا تعالیٰ کی بار بار تائیدات سے اور اس کے منشاء کے مطابق ہی جماعتِ احمدیہ برق رفتاری سے وسعت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اگر یہ ترقی خدا کی طرف سے نہیں ہے تو دنیا میں کوئی اور ایسا شخص ہے جو آپ کے خیال میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ دار ہے اور اس کو اتنی ترقی حاصل ہوئی ہے۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام میں بیان شدہ یہ فرمان کس قدر حق پر مبنی ہے:-

ہے کوئی جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میری جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

اللہ تعالیٰ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆

جامعہ احمدیہ میں الوداعیہ تقریب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

مورخہ 7 اگست کو جامعہ احمدیہ میں 20 فارغ التحصیل طلباء کے لئے الوداعیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر محترم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ محترم پرنسپل صاحب نے جلسہ میں فارغ التحصیل طلباء کو نصائح کیں اور خطاب کے آخر میں حضور انور کا روح پرور پیغام بھی سُنایا جو کہ اس طرح ہے:-

پیغام حضور انور

پیارے عزیز طلباء جامعہ احمدیہ قادیان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جامعہ احمدیہ قادیان کی شاہد کلاس کے چند دنوں تک میدانِ عمل میں جانے کی خبر سن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کے لئے اور جماعت کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور ہمیشہ انہیں وقف کے تقاضوں کو احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس موقعہ پر میں آپ کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جماعت کے حقیقی نمائندہ ہیں اور خلیفۂ وقت کی، جماعت کی اور آپ کے عزیز واقارب کی آپ سے بہت سی توقعات ہیں۔ ایک مربی کو ہمیشہ وفادار اور اطاعت شعار ہونا چاہیئے اور اسے اپنے سب سے اہم فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ اس نے وہ کام کرنے ہیں جو نظامِ جماعت اسے کرنے کے لئے کہے گا اور ہر اس بات سے دور رہنا ہے جس سے نظام جماعت اسے روکتا ہے۔ اس کے لئے آپ کی یہ بنیادی ذمّہ داری ہے کہ آپ تعلّق باللہ میں اور تقویٰ میں ترقی کریں۔ خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں اور آگے احبابِ جماعت کو بھی اس کی نصیحت کرتے چلے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو حرزِ جان بنالیں کہ

''نور اور ظلمت جمع نہیں ہو سکتے۔ جب نور آئے گا تو ظلمت نہیں رہے گی۔ تم اپنے سارے قویٰ کو پورے طور سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگادو جو کوئی کسی قوت میں ہوا سے اس پان والے کی طرح جو گندے پان تلاش کر کے پھینک دیتا ہے اپنی گندی عادات کو نکال پھینکو اور سارے اعضاء کی اصلاح کرو۔ یہ نہ ہو کہ نیکی کرو اور نیکی میں بدی ملا دو۔ توبہ کرتے رہو۔ استغفار کرو۔ دعا سے ہر وقت کام لو۔'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ:128)

آپ مزید فرماتے ہیں:-

''انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے.... لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت کرے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ:52-51)

پس نیک ارادوں اور پرخلوص جذبوں کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے میدانِ عمل میں اتریں۔ ہر وقت خدمتِ دین کو مقدم رکھیں۔ جماعت کو متحد رکھنے کی کوشش کریں اور یاد رکھیں کہ آپ کا کوئی قول یا فعل احبابِ جماعت کے لئے کبھی ٹھوکر کا موجب نہ بنے۔ دعاؤں پہ زور دیں اور ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کی عادت ڈالیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

امسال جو طلباء فارغ ہو کر میدانِ تبلیغ میں جاچکے ہیں ان کے اسماء اس طرح ہیں:-

.1	عزیز بلال احمد آہنگر	کشمیر
.2	// شمیم احمد غوری	قادیان
.3	// فرحت احمد	یو.پی.
.4	// مرید احمد ڈار	کشمیر
.5	// عتیق احمد مالاباری	قادیان
.6	// نسیم احمد ڈار	کشمیر
.7	// عطاء الرحمٰن	پونچھ
.8	// عارف محمد بی.ایم.	کیرالہ
.9	// شہادت حسین راج	بنگال
.10	// ظہیر احمد بھٹی	پونچھ
.11	// محمد عثمان ڈار	کشمیر
.12	// سرفراز احمد خان	اڑیسہ
.13	// مجیب الرحمٰن	آسام
.14	// خالد احمد ملکانہ	یو.پی.
.15	// طارق محمود	یو.پی
.16	// عطاء العزیز	اڑیسہ
.17	// سید نعیم احمد کاشف	قادیان
.18	// طیب احمد خان	اڑیسہ
.19	// عمران احمد نائک	کشمیر
.20	// نشاد احمد	کیرالہ

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

يَـا اَيُّهَـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَا كُمْ
مِـنْ قَبْـلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَـفَـاعَةٌ وَالْـكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥

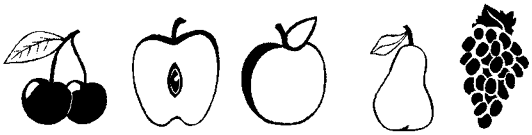

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

پیارے رسول کی ایک بہت پیاری اور جامع دعا

صدیق اشرف علی موگرال - کیرالہ

رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بہت ساری دعائیں سکھلائی ہیں جب وضو کرو تو یہ دعا کرو۔ جب اذان سنو تو یہ دعا پڑھو۔ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا کرو۔ سوتے وقت فلاں دعا کیا کرو۔ سو کہ اٹھو تو فلاں دعا کے ساتھ کھانا کھاتے وقت یہ دعا کرو۔ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھو۔ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھو اور ہر ایک نیک انجام پر الحمد للہ کہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شر ہر بدی ہر برائی سے بچنے کے لئے بھی ہمیں دعائیں سکھائی ہیں۔ نیز آپؐ نے ہر خیر و نیکی اور بھلائی کے حصول کے لئے دعاؤں کی تلقین فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ ہر خیر آپکی امت کو حاصل ہو اور ہر شر اور ہر نقصان سے وہ محفوظ رہیں۔ غرض یہ کہ آپ نے ہر موقعہ کی مناسبت سے مختلف دعائیں سکھلائی ہیں۔ آپکی ساری دعائیں بہت ہی پیاری اور معانی سے پر اور جامع دعائیں ہیں۔ جس طرح ایک باغ کی سیر کرنے والا باغ کے ہر ایک پھول سے لطف اندوز ہوتا ہے اور ہر پھول اپنے رنگ اور خوشبو میں اپنی جداگانہ خوبصورتی لئے ہوتا ہے۔ ایسے ہی آپؐ کا ہر کلام اپنی جداگانہ حیثیت کا حامل ہے۔ آج قارئین کے سامنے ہمارے پیارے نبی کی ایک نہایت پیاری اور جامع دُعا بیان کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت ابو امامہؓ باھلی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے ڈھیر ساری دعائیں کی ہیں۔ جو ہمیں یاد نہیں رہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک جامع دعا سکھاتا ہوں تم یہ یاد کرلو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ۔

(ترمذی)

یعنی اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر اور بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان تمام باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے۔ (بحوالہ خزینۃ الدُّعا۔ مصنف محترم حافظ مظفر احمد صاحب، شائع کردہ نشر و اشاعت قادیان 2002ء)

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی ساری دعاؤں کو قبول فرمائے آمین ثم آمین

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

ادائیگی فریضہ زکوٰۃ

(ناظر بیت المال آمد)

زکوٰۃ جو کہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب نصاب مردو خواتین عام دنوں میں عموماً اور رمضان المبارک میں خصوصاً دیگر چندہ جات کے علاوہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ چندہ جات زکوٰۃ کا بدل نہیں ہیں۔ اور جس پر زکوٰۃ کی شرائط پوری ہوتی ہوں، اس کے لئے جس طرح نماز روزہ اور حج کی عبادت اور ارکان اسلام کا شرائط سے ادا کرنا لازم ہے اسی طرح زکوٰۃ کی عبادت ادائیگی فرض ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بھی کسی مال میں سے اسکی زکوٰۃ (کا حصہ) رہ جائے تو وہ زکوٰۃ اس مال کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

نیز حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-''جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا۔''

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:-

''چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔'' (کشتی نوح صفحہ 74)

نیز فرمایا:- ''زکوٰۃ کیا ہے یوخذ من الامراء و یُرد الی الفقراء ۔ اُمراء سے لیکر فُقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے.... اُمراء پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جائے۔'' (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ:146)

''ابھی ہماری جماعت میں لوگ پوری احتیاط سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ بالخصوص تاجروں میں زکوٰۃ کے معاملہ میں بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں اتنے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا۔'' (تفسیر کبیر جلد 5 حصہ اوّل صفحہ 339)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''پھر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بعض سوال ہوتے ہیں یہ بنیادی حکم ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ان کو ضرور ادا کرنی چاہئے۔ اور اسمیں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پہ بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں ان پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے جو کم از کم شرح ہے (ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر) اس کے مطابق ان زیورات پر زکوٰۃ ہونی چاہئے پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ان کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ تو یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہر حال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ (خطبہ جمعہ 31 جنوری 2006ء)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں جماعت کے صاحب نصاب مردو خواتین کو چاہیئے کہ وہ اس اہم فریضہ کی طرف توجہ کریں جن احباب و خواتین پر زکوٰۃ کی شرط پوری ہوتی ہواُن کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کے مساوی رقم موجود ہو اور اس پر ایک سال گزرنے پر ڈھائی فیصد یا سرمایا کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ زکوٰۃ کی رقم خود کسی کو تقسیم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

اس تعلق سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:-

''زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا

کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں کو چنے۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اسکو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔ پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں، ان سب کے لئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے۔گی۔ تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ بھی اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔ اس میں دنیوی منفعت شامل ہو جاتی ہے۔‘‘

لہذا زکوٰۃ کی وصول شدہ رقم نظارت بیت المال آمد میں آنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے بعض صاحب نصاب مخلص افراد ہر سال باقاعدگی کے ساتھ نصاب کے مطابق زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرتا ہے۔ لیکن بعض افراد و خواتین لاعلمی سے اس اہم فریضہ کی ادائیگی نہیں کر رہے ہیں۔ اگر مخلصین جماعت اور خواتین اپنے اپنے گھر میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے تعلق سے جائزہ لیں تو ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام صاحب نصاب افراد و خواتین کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

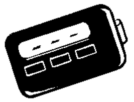
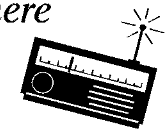

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A

Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

تحریک جدید اور ماہِ رمضان المبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی، مشقت کی عادت، استقلال اور دعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:۔

''.....اگر تم رمضان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت و مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کے لئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کی جدوجہد کرو..... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا ہے کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں مَیں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔'' (خطبۂ جمعہ فرمودہ 4/نومبر 1938ء)

اسی تسلسل میں حضور رضی اللہ عنہ نے 11/نومبر 1938ء کو ارشاد فرمودہ خطبۂ جمعہ کے آخر میں جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کے لئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

''رمضان کا آخری عشرہ جو آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کے لئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کے لئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔ اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کے لئے دُعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطیٔ سلسلہ کے لئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کے لئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اُسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین'' (الفضل 15/نومبر 1938ء صفحہ 4)

مخلصین جماعت کا شروع سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہر سال ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدفی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال وانوار کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں جملہ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمرِ ہمت کس لیں۔ اور 15/رمضان المبارک یعنی مورخہ 27/اگست تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

☆

Samad Mob:9845828696

XPORT

GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS

Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

حاصل مطالعہ

(مرحوم دوست محمد شاہد صاحب)

آنحضرت ﷺ کا آفتابِ صداقت اور رسالہ ’’قومی ڈائجسٹ‘‘ کی شرمناک جسارت

رسالہ ’’قومی ڈائجسٹ‘‘ لاہور کا کثیر الاشاعت اور مشہور رسالہ ہے جو عرصہ سے مجیب الرحمٰن شامی کی زیر صدارت چھپتا ہے۔ یہ واحد رسالہ ہے جس نے فرعونِ وقت ضیاء کی کاسہ لیسی اور پرستاری کے ریکارڈ قائم کردئے۔ حتی کہ اس کے بدنام زمانہ مخالف احمدیت آرڈیننس کے جواز کی سند فراہم کرنے کے لئے 1984ء میں 258 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم نمبر شائع کیا جس کے سرورق پر حضرت مسیح موعودؑ کی جعلی تصویر شائع کرکے خبث باطن کا مظاہرہ کیا۔ پھر دیباچہ میں اپنے سیاہ کار ہونے کا اقرار کیا۔ یہ رسالہ جو فقط الیاس برنی، مودودی اور ابوالحسن ندوی جیسے عدوّانِ اسلام و احمدیت کے شر انگیز مضامین کا ملغوبہ تھا جس کے صفحہ صفحہ پر آنحضرت ﷺ کے فرزند جلیل حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی صادق آتی تھی:

’’کیا تم فجر کے قریب آفتاب کو نکلنے سے روک سکتے ہو۔ ایسے ہی تم آنحضرت ﷺ کے آفتابِ صداقت کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد اوّل صفحہ 116)

وہ پیشوا ہمارا جس ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

مکفّرین کے رسالہ میں مندرج جملہ اعتراضات کے مکمل و مدلّل جوابات کئی بار جماعت احمدیہ شائع کرکے اتمامِ حجّت کرچکی ہے جس کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں دوسرے ان سب اعتراضات سے گستاخانِ رسول یعنی بدسگال پادریوں اور آریوں کی خبیثانہ ذہنیت کی بدبو آتی ہے کیونکہ ان سے انہی کے انداز واسلوب کی عکّاسی ہوتی ہے۔

اسی رسالہ نے حال ہی میں جون 2008ء کے شمارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی ذات اقدس کے متعلق ایک پُر افتراء مضمون شائع کیا ہے جو صد سالہ جشن خلافت کی شوکت وعظمت سے بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہے۔ لیکن مسیح موعودؑ کے خدا کے جلال اور قدرت کا نظارہ دیکھئے کہ دونوں رسالوں میں تصرّفِ الٰہی نے دشمنانِ احمدیت ہی کے قلم سے تحریک احمدیت کی تائید کے نقارے بجادئے ہیں جیسا کہ حسبِ ذیل سطور سے عیاں ہوگا۔

احمدیہ علمِ کلام کی فتح

حضرت مسیح موعود کا مشہور شعر ہے ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اب ’’قومی ڈائجسٹ‘‘ قادیانیت نمبر صفحہ 228۔284 میں منقول ابوالحسن ندوی صاحب کا حسبِ ذیل اعترافِ حق مطالعہ فرمائیے۔:

’’اِس عہد کا سب سے بڑا واقعہ جس کو کوئی مورّخ اور کوئی مصلح نظر انداز نہیں کرسکتا، یہ تھا کہ اسی زمانہ میں یورپ نے عالمِ اسلام پر بالعموم اور ہندوستان پر بالخصوص یورش کی تھی۔ اس کے جلو میں جو نظامِ تعلیم تھا، وہ خدا پرستی اور خداشناسی کی روح سے عاری تھا۔ جو تہذیب تھی، وہ الحاد اور نفس پرستی سے معمور تھی۔ عالم اسلام، ایمان، علم اور مادّی طاقت میں کمزور ہوجانے کی

وجہ سے اس نوخیز و مسلّح مغربی طاقت کا آسانی سے شکار ہو گیا۔ اس وقت مذہب میں (جس کی نمائندگی کے لئے صرف اسلام ہی میدان میں تھا) اور یورپ کی ملحدانہ اور مادّہ پرست تہذیب میں تصادم ہوا۔ اس تصادم نے ایسے نئے سیاسی، تمدّنی، علمی اور اجتماعی مسائل پیدا کر دیئے، جن کو صرف طاقتور ایمان، راسخ و غیر متزلزل عقیدہ و یقین، وسیع اور عمیق علم، غیر مشکوک اعتماد و استقامت ہی سے حل کیا جا سکتا تھا۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک طاقتور علمی و روحانی شخصیّت کی ضرورت تھی، جو عالمِ اسلام میں رُوحِ جہاد اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کر دے، جو اپنی قوّتِ ایمانی اور دماغی صلاحیّت سے، دین میں ادنیٰ تحریف و ترمیم.......کے بغیر اسلام کے ابدی پیغام اور عصرِ حاضر کی بے چین رُوح کے درمیان مصالحت و رفاقت پیدا کر سکے اور شوخ و پُرکشش مغرب سے آنکھیں ملا سکے۔

دوسری طرف عالم اسلام مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا۔ اس کے چہرے کا سب سے بڑا داغ وہ شرک بھی تھا جو اس کے گوشہ گوشہ میں پایا جاتا تھا۔ قبریں اور تعزیئے بے محابا پُج رہے تھے۔ غیر اللہ کے نام کی صاف صاف دہائی دی جاتی تھی۔ بدعات کا گھر گھر چرچا تھا۔ خرافات اور توہّمات کا دور دورہ تھا۔ یہ صورت حال ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضا کر رہی تھی، جو اسلامی معاشرہ کے اندر کی جاہلیّت کے اثرات کا مقابلہ اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے، جو پوری وضاحت اور جرأت کے ساتھ توحید و سنّت کی دعوت اور اپنی پوری قوّت کے ساتھ اَلاَ للّٰہِ الدینُ الخالصُ کا نعرہ بلند کرے۔

اسی کے ساتھ بیرونی حکومت اور مادّہ پرست تہذیب کے اثر سے مسلمانوں میں ایک خطرناک اجتماعی انتشار اور افسوس ناک اخلاقی زوال رونما تھا۔ اخلاقی انحطاط فسق و فُجور کی حد تک، تعیّش و اسراف نفس پرستی کی حد تک، حکومت و اہلِ حکومت سے مرعوبیّت، ذہنی غلامی اور ذلّت کی حد تک، مغربی تہذیب کی نقالی اور حکمران قوم (انگریز) کی تقلید کفر کی حدّ تک پہنچ رہی تھی، اس وقت ایک ایسے مصلح کی ضرورت تھی، جو اس اخلاقی و ذہنی انحطاط کی بڑھتی ہوئی رَو کو روکے اور اس خطرناک رُجحان کا مقابلہ کرے، جو محکومیت و غلامی کے اس دور میں پیدا ہو گیا تھا۔

تعلیمی و علمی حیثیت سے حالت یہ تھی کہ عوام اور محنت کش طبقہ دین کے مبادی و اوّلیات سے ناواقف اور دین کے فرائض سے بھی غافل تھا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ شریعتِ اسلامی، تاریخِ اسلام اور اپنے ماضی سے بے خبر اور اسلام کے مستقبل سے مایوس تھا۔ اسلامی علوم رو بہ زوال اور پُرانے تعلیمی مرکز عالَمِ نزع میں تھے۔ اس وقت ایک طاقتور تعلیمی تحریک اور دعوت کی ضرورت تھی۔ نئے مکاتب و مدارس کے قیام، نئی اور مؤثر اسلامی تصنیفات اور نئے سلسلہ نشر و اشاعت کی ضُرورت تھی، جو اُمّت کے مختلف طبقوں میں مذہبی واقفیت۔ دینی شعور اور ذہنی اطمینان پیدا کرے۔''

شاعرِ مشرق اور مُلّا کے لئے لائیسنس کی تجویز

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ کے مولوی بدترین خلائق ہوں گے (مشکوٰۃ کتاب العلم) یہی وجہ ہے کہ علماءِ زمانہ آج تک مسیح الزمان کی تکفیر و تنقیص پر کمر باندھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ تحریک احمدیت سے ان کا بنیادی اختلاف صرف نظریہ حیات و وفاتِ مسیح میں تھا اور ہے۔

حضرت اقدس نے بذریعہ اشتہار فرمایا:

''بدقسمتی سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے برخلاف کتاب الٰہی یہ خیال کر لیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدّت دراز سے بقید حیات چلا آتا ہے اور کچھ شک

(بقیہ حاصل مطالعہ صفحہ 37)

انسانی جسم کے حیرت انگیز اعداد و شمار

☆...... انسانی شریانوں (ناڑیوں) کی مجموعی لمبائی ایک لاکھ میل ہوتی ہے۔

☆...... بالوں کی اکیس ہزار آٹھ سو ستّر اقسام ہیں۔

☆...... انسان دن میں تین ہزار چالیس مرتبہ سانس لیتا ہے۔

☆...... چوبیس گھنٹے میں دل ایک لاکھ تین ہزار پانچ سو بار دھڑکتا ہے۔

☆...... انسان دن میں چار ہزار تین سو الفاظ بولتا ہے۔

☆...... میڈیکل ریسرچ کے مطابق انسانی دماغ میں دس ارب خلئے (سیلز) ہیں۔ان خلیوں میں حیران کن نظم وضبط پایا جاتا ہے۔

☆...... انسان کے دماغ میں پچیس ارب سے زائد نیورون ہوتے ہیں جو ہر وقت اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔

☆...... انسانی جسم میں کل دو سو چھ ہڈیاں ہوتی ہیں۔

☆...... انسانی جسم میں دو سو پچاس جوڑ ہیں۔

☆...... انسانی جسم کی ہڈیوں کا وزن جسم کے کل وزن کا پچیس فیصد ہوتا ہے۔

☆...... انسانی جسم میں موجود بڑی آنت کی لمبائی سات سے آٹھ میٹر تک ہوتی ہے۔

☆...... چھوٹی آنت کی لمبائی پانچ سے چھ میٹر تک ہوتی ہے۔

☆...... جدید تحقیق کے مطابق انسانی جسم میں اتنا فاسفورس ہوتا ہے جس سے باآسانی تین ہزار دو سو ماچس کی تیلیاں بنائی جاسکتی ہیں۔

☆...... اور جسم میں موجود کاربن سے پانچ سو پنسلیں تیار ہوسکتی ہیں۔

☆...... ایک آدمی کی اوسط زندگی میں اس کا دل تین لاکھ ٹن خون پمپ کرتا ہے۔

☆...... انسانی بدن میں موجود خون کی شریانوں کی لمبائی اگر پیمائش کی جائے تو اُن کی لمبائی ساٹھ ہزار میل ہے۔

☆...... انسانی آنکھ میں ایک کھرب سے زائد روشنی قبول کرنے والے ریشے ہوتے ہیں۔

☆...... انسانی دماغ میں خون اٹھتّر گھنٹوں میں ایک سو اڑسٹھ میل سفر کرتا ہے

☆...... انسان سوتے میں پینتیس دفعہ کروٹ بدلتا ہے۔

☆...... انسان چوبیس گھنٹوں میں پانی سمیت تیس پونڈ مائع (بہنے والی چیزیں) پی جاتا ہے۔

☆...... کام کے دوران انسان کو آکسیجن کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

☆

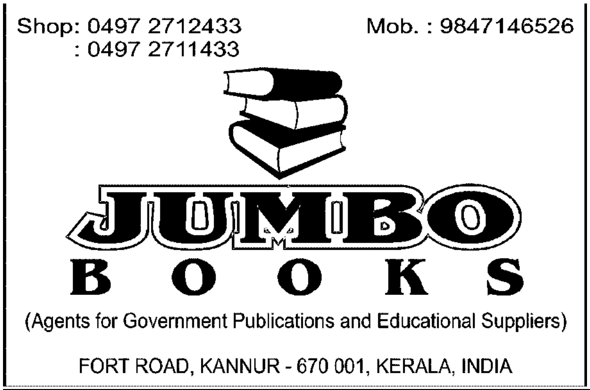

یارب مدد

(سانحہ لاہور اور قادرِ مطلق کے حضور فریاد) از: ارشاد عرشیؔ ملک

ہر طرف ہے شورِ محشر الاماں یا رب مدد
تیرے عاشق ہو گئے ہیں نیم جاں یا رب مدد

قبل اس کے پھر اُٹھے آہ و فغاں یا رب مدد
پھر قیامت ہم پہ ٹوٹے ناگہاں یا رب مدد

سانحے کچھ ہو چکے ہیں اور کچھ ہونے کو ہیں
دل ہمارے ہیں شکستہ کرچیاں یا رب مدد

اس یزیدی دور میں ہم لوگ ہیں مثلِ حسینؑ
کربلا کا چار جانب ہے سماں یا رب مدد

بے گناہ معصوم تھے سجدوں میں جو بھونے گئے
عرش تک پہنچی نہیں ان کی فغاں یا رب مدد

پھٹ گیا دل دیکھ کر وہ بے بسی بے چارگی
اور گھنٹوں تک وہ رقصِ بسملاں یا رب مدد

دل دہل اٹھا جنازوں کی قطاریں دیکھ کر
چپ رہے پھر بھی مگر ہم بے زباں یا رب مدد

مرہمِ عیسیٰ ہمارے گھاؤ کو درکار ہے
ہیں صلیبِ ظلم پر ہم ناتواں یا رب مدد

منتظر ہیں تیرے حرفِ کُن کے سب چھوٹے بڑے
سر پٹختا ہے گروہِ عاشقاں یا رب مدد

تیرے درجے کے شہری تھے مگر انساں تو تھے
ہائے وہ بوڑھے وہ گبھرو نوجواں یا رب مدد

زندگی کا نرخ مٹی سے بھی کمتر ہو گیا
موت نے ہر چوک میں کھولی دُکاں یا رب مدد

قتل اک انساں کا کُل انسانیت کا قتل ہے
ظالموں کو تو بنا عبرت نشاں یا رب مدد

لفظ پاکستان کا مطلب تھا ''پاکوں کی جگہ''
بڑھ گئیں لیکن یہاں ناپاکیاں یا رب مدد

سو برس سے سہہ رہے ہیں نفرتیں اور گالیاں
اپنے دل پر ہیں طمانچوں کے نشاں یا رب مدد

جو خموشی کی ردا سو سال تک اوڑھے رہے
بلبلا اٹھے ہیں اب وہ بے زباں یا رب مدد

باوضو لوگوں کو خوں سے بھی وضو کرنا پڑا
بہہ گئیں مسجد میں خوں کی ندّیاں یا رب مدد

سو برس سے ظالموں پر خون ہے اپنا حلال
سو برس سے ہے کڑا یہ امتحاں یا رب مدد

اسطرح ہولی ہمارے خون سے کھیلی گئی
گویا اپنا کوئی نہ تھا پاسباں یا رب مدد

کب مدد کو ''کافروں'' کی عرش سے اُترا خدا؟؟
کہہ نہ بیٹھیں یہ ہمارے دُشمناں یا رب مدد

اپنے ہر چھوٹے بڑے کی تیری جانب ہے نظر
جلد ظاہر کر کوئی تازہ نشاں یا رب مدد

گر یہ چھوٹی سی جماعت اس طرح کچلی گئی
ہو نہ جائیں تیرے عاشق بدگماں یا رب مدد

کفر کے فتوے لگا کر بھی نہ چین آیا جنہیں
ہیں زبانیں ان کی ننگی برچھیاں یا رب مدد

چور ہیں زخموں سے اڑنے کا ہمیں یارا نہیں
ہم پہ ہر ظالم نے ہے تانی کماں یا رب مدد

طائرِ بے بال و پر ہیں اور ہیں آساں ہدف
ہو ہمارے اور اِن کے درمیاں یا رب مدد

مصلحت سے اہلِ دنیا تو ہوئے بے دست و پا
ہم تری چوکھٹ پہ ہیں نوحہ کناں یا رب مدد

رات کو سجدوں میں کر لیتے ہیں آہ و زاریاں
اور دن میں تجھ سے ہیں سرگوشیاں یا رب مدد

بے حسی کی چادریں اوڑھے ہیں اہلِ اختیار
ہم سے غافل ہیں ہمارے حکمراں یا رب مدد

یہ صدا نقار خانے میں ہے طوطی کی صدا
پر ترے گھر میں نہیں ہے رائیگاں یا رب مدد

عرش کانپ اٹھتا ہے عرشیؔ آہ سے مظلوم کی
چیر دیتی ہے یہ ساتوں آسماں یا رب مدد

شہدائے احمدیت لاہور

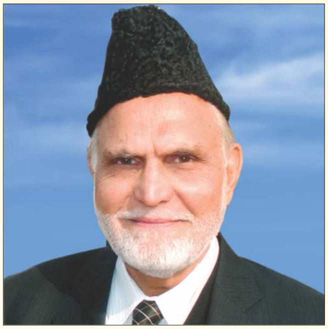
مکرم منیر احمد صاحب شیخ
امیر جماعت لاہور

مکرم محمود احمد شاہ صاحب

مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب

مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب

مکرم منور احمد قیصر صاحب

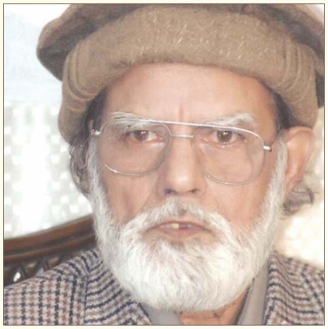
مکرم الیاس احمد قریشی صاحب

مکرم منور احمد منیر صاحب

مکرم سجاد اظہر بھروانہ صاحب

مکرم عمیر احمد ملک صاحب

مکرم جنرل ناصر احمد صاحب

مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب

مکرم کامران ارشد صاحب

شہدائے احمدیت لاہور

مکرم ملک زبیر صاحب

مکرم ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب

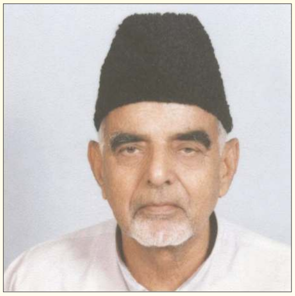

مکرم چوہدری محمد ملک صاحب

مکرم محمد اشرف بھلر صاحب

مکرم چوہدری محمد احمد صاحب

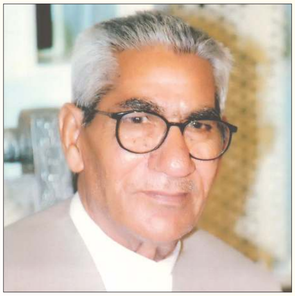

مکرم چوہدری محمد نواز ججہ صاحب

مکرم عرفان احمد ناصر صاحب

مکرم ناصر محمد خان صاحب

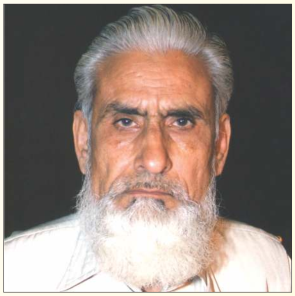

مکرم چوہدری مظفر صاحب

مکرم خاور ایوب صاحب

مکرم شیخ ساجد نعیم صاحب

مکرم اعجاز الحق طاہر صاحب

مکرم محمود احمد صاحب

مکرم شیخ شمیم احمد صاحب

مکرم لعل خان ناصر صاحب

مکرم ملک انصار الحق صاحب

شہدائے احمدیت لاہور

مکرم شیخ اکرام اطہر صاحب

مکرم مبشر احمد صاحب

مکرم محمد حسین صاحب

مکرم محمد حسین صاحب

مکرم حسن خورشید اعوان صاحب

مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب

مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب

مکرم منور احمد خان صاحب

مکرم سید لئیق احمد صاحب

مکرم محمد شبیل منیر صاحب

مکرم سید ارشاد علی صاحب

مکرم نعیم الدین صاحب

مکرم ندیم احمد طارق صاحب

مکرم حفیظ احمد صاحب

مکرم عتیق الرحمٰن وڑائچ صاحب

شہدائے احمدیت لاہور

مکرم آصف فاروق صاحب

مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب

مکرم محمود احمد صاحب

مکرم محمد انور صاحب

مکرم عبدالرشید ملک صاحب

مکرم سردار افتخار الغنی صاحب

مکرم میاں منیر عمر صاحب

مکرم عبدالرحمن صاحب

مکرم ارشد محمود بٹ صاحب

مکرم انیس احمد صاحب

مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب

مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب

شہدائے احمدیت لاہور

مکرم منصور احمد صاحب

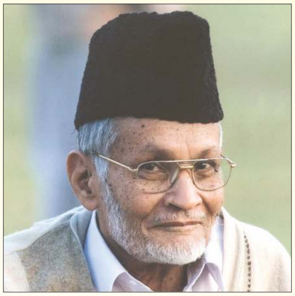
مکرم ملک محمد یحییٰ خان صاحب

مکرم ملک مقصود احمد صاحب

مکرم حاجی محمد اکرم ورک صاحب

مکرم میاں لئیق احمد صاحب

مکرم مسعود احمد صاحب

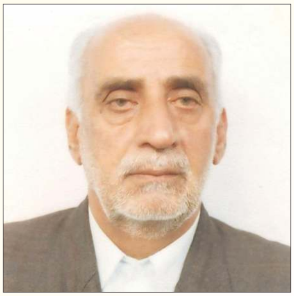
مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب

مکرم مبارک علی اعوان صاحب

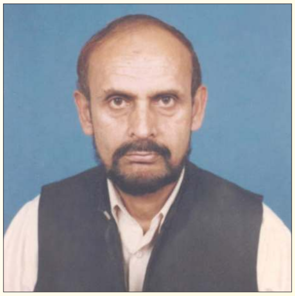
مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب

مکرم میاں محمد سعید درد صاحب

مکرم میاں مبشر احمد صاحب

مکرم مرزا ظفر احمد صاحب

مکرم شیخ محمد یونس صاحب

مکرم محمد امین بیگ صاحب

مکرم مرزا منصور بیگ صاحب

مکرم اشرف بلال صاحب

شہدائے احمدیت لاہور

مکرم ظفر اقبال صاحب

مکرم ولید احمد صاحب

مکرم مبارک احمد صاحب

مکرم فدا حسین صاحب

مکرم نورالامین صاحب

مکرم محمد شاہد صاحب

مکرم اعجاز بیگ صاحب

مکرم طاہر محمود صاحب

مکرم وسیم احمد صاحب

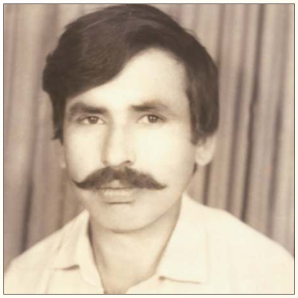
مکرم ملک وسیم احمد صاحب

مکرم نثار احمد گل صاحب

مکرم احسان احمد خان صاحب

مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب

مکرم سعید احمد طاہر صاحب

انتباہ

کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ خدا
کیوں بھلا بیٹھے ہو تم روزِ جزا
جو لگایا میرے مولا نے شجر
کاٹ ڈالو گے اسے کیسے بھلا؟
شاہد و مشہود کے انکار پر
روبرو مولیٰ کے تم بولو گے کیا؟
ظلم کرتے ہو عبث تم رات دن
کیوں بنے پھرتے ہو تم خود ہی خدا
سوچ لو کہ ظلم کی پاداش میں
کوئی بچتا تم نے دیکھا ہے بھلا؟
خوں شہیدانِ وفا کا ظالمو !
رنگ لائے گا یقیناً جا بجا
یاد رکھنا جب پکڑتا ہے خدا
نقش دھرتی سے وہ دیتا ہے مٹا
آج ہر اک ملک میں ہر احمدی
کر رہا ہے اپنے مولیٰ سے دعا
”کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربِّ الوریٰ“

(عطاءالمجیب راشد)

تحریکِ یتامیٰ فنڈ

یتیموں کی کفالت اور خبر گیری کرنے والا جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ فروری ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن میں سورہ نساء کی آخری ساتویں آیت کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا :

’’یہ یتیموں کے بارہ میں بعض احکامات ہیں کہ ان سے کس طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں اس طرح فرمایا ہے کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ آزمانا کس طرح......؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے سپرد جو یتیم کئے گئے ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھو انہیں لاوارث سمجھ کر ان کی تعلیم و تربیت سے غافل نہ ہو جاؤ۔ بلکہ انہیں اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرو اور جس طرح اپنے بچوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہو ان کے بھی جائزے لے لو کہ تعلیمی اور دینی میدان میں وہ خاطر خواہ ترقی کر رہے ہیں کہ نہیں پھر جس تعلیمی میدان میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اس کے حصول کے لئے انکو بھرپور امداد کرو۔ یہ نہیں کہ اپنا بچہ اگر پڑھائی میں کم دلچسپی لینے والا ہے اس کے لئے تعلیمی ٹیوشن کے انتظام ہو جائیں اور بہتر پڑھائی کا انتظام ہو جائے اور اس کے لئے خاص فکر ہو اور یتیم بچہ جس کی کفالت تمہارے سپرد ہے وہ اگر آگے بڑھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے تب بھی اس کی تعلیم و تربیت پر نظر نہ رکھی جائے نہیں بلکہ اس کی تمام تر صلاحیتوں کو بھرپور طور پر اُجاگر کرنے کی کوشش کی جائے یہ ہے اصل مقصد اور جتنی بھی اس صلاحیتیں اور استعدادیں ہیں اس کے مطابق اس کے لئے موقع مہیا کیا جائے کہ وہ آگے بڑھے اور مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔‘‘

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل کے ساتھ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں یتامیٰ کی خبر گیری کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ کے فضل سے جماعت میں بھی یتیموں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افریقہ اور دیگر ممالک میں احمدی یتیم بچوں کے علاوہ دوسرے یتیم بچوں کے بھی جماعت خرچ برداشت کرتی ہے۔ حضور انور نے اس تحریک کا اعادہ فرماتے ہوئے جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۹ء میں کیا تھا فرمایا کہ بیرونی ملک والے پاکستانی احمدیوں کے علاوہ باقی احمدی بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہر احمدی کی اولین ذمہ داری ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حسب توفیق اس بابرکت تحریک میں حصہ لینا چاہئے۔ دفتر محاسب میں اس غرض کے لئے یتامیٰ فنڈ کے نام سے امانت کھولی جا چکی ہے۔ جملہ مخیر احباب خصوصاً باقی احباب جماعت عموماً بچوں اور بچیوں کی شادی وغیرہ کے موقع پر خصوصی طور پر تحریک یتامیٰ فنڈ میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال آمد)

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
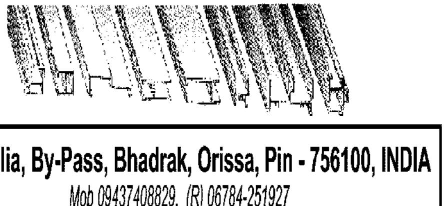
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

عربی زبان کا سنسکرت زبان پر اثر

از: شیخ مجاہد احمد شاستری استاد جامعہ احمدیہ قادیان

وَمِنْ اٰیتہ خلق السموت والارض و اختلاف السنتکم و الوانکم ان فی ذالک لاٰیت للعلمین

(سورۃ روم آیت ۲۲)

زبان کا مسئلہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا خود انسان کا وجود اور اِس کا کرہَ ارض پر انسان کے نمودار ہونے اور اس کے مختلف ارتقائی منازل طئے کرنے کے بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔اسی طرح زبان کے وجود، اس کے ارتقاء اور ہزاروں زبانوں میں اُس کی تقسیم کے بارے میں جدید و قدیم علماء کے درمیان وجہ نزاع رہی ہے۔لیکن باوجود ان اختلافات کے کرہء ارض کا ہر شخص زبانوں کے تہذیب وتمدن پر اور تاریخ انسانی پر پڑنے والے اثرات کا قائل ہے۔ہر شخص کو اپنی مادری زبان پیاری لگتی ہے اور وہ اسکی عظمت کا قائل ہوتا ہے۔اگر ذرا سا وہ باشعور ہو تو اپنی زندگی میں ایک بار ضرور سوچتا ہے کہ زبان کی ابتداء کس طرح ہوئی۔دنیا کی مختلف زبانیں کس رنگ میں ظاہر ہوئیں، الفاظ اور ان کے مفہوم کیوں کر اختیار کئے گئے؟ انسان شعوری اور لاشعوری دونوں طریق سے زبان کی ترویج اور اشاعت میں عملی حصہ لے رہا ہوتا ہے۔لہذا لسانیات سے ہر ایک شخص کا ذاتی تعلق ہے۔موجودہ دور میں لسانیات ایک علم کے طور پر جانا جاتا ہے۔اور اس علم کو علمِ لسانیات یعنی (Philolgy) کہا جاتا ہے۔

اس ابتدائی بحث کے بعد ہم اس دلچسپ عمیق بحث کو مختلف عنوانات پر تقسیم کر کے غور وفکر کرتے ہیں۔

(1) تمام زبانوں کا مبداء ایک زبان ہے۔

(2) پہلی زبان کیسے وجود میں آئی؟

(3) پہلی زبان کا تعین اور اس کا طریق؟

(4) عربی زبان کا سنسکرت زبان پر اثر

ماہرین زبان کی اکثریت باوجود زبان کی ابتدائی کیفیت اور اس کے اصل کی تعیین کے بارے میں اختلاف کے اس امر پر متفق نظر آتی ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں کا مبدأ ومأ خذ دراصل ایک ہی زبان ہے۔اس اہم اتفاق کے ساتھ اُم الالسنہ کے نظریہ کا ایک مرحلہ طئے ہو جاتا ہے۔قرآن مجید بھی وحدتِ زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

ومن اٰ یته خلق السموت و الارض و اختلاف السنتکم و الوانکم ان فی ذالک لاٰیت للعلمینo

(سورۃ روم آیت :22)

یعنی: اور اس کی نشانیوں میں سے زمین وآسمان کی پیدائش ہے اور زبانوں اور رنگوں کا اختلاف بھی یقیناً اس معاملہ میں تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہے۔

قرآن مجید نے اس آیت میں زبانوں اور رنگوں کے اختلاف کے ہم پلہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کو قرار دیا ہے۔اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ رنگ اور زبانوں کے اختلاف کے اسباب دراصل ایک ہی ہیں۔مثلاً موسمی تغیرات گرمی اور سردی ہی ہم دیکھتے ہیں کہ گرم علاقوں کے لوگ ایک لفظ کو آسانی سے ادا کر سکتے ہیں جبکہ سرد علاقے کے لوگ اُسی لفظ کو صحیح طریق پر ادانہیں کر پاتے کیونکہ گرمی سردی کے نتیجہ میں آلاتِ نطق یعنی زبان پھیلنے اور سکڑنے کا فعل الگ الگ کرتی ہے۔

علاوہ ازیں زبانوں کے اختلاف کی ایک وجہ ابتدائی اصل زبان کے وطن سے دوری بھی ہے جتنی جتنی کوئی زبان اپنی اصل زبان جو بطور ماں کے ہے، سے دور ہوتی چلی جائیگی اپنے اصل سے اتنا ہی اختلاف اُس میں نمایاں

نظر آئیگا۔ اس لحاظ سے اصل ابتدائی زبان اور اُس سے نکلنے والی زبانوں کی مثال ماں اور بیٹی جیسی ہے۔ جتنا زیادہ ایک بیٹی کو اپنی ماں کی تربیت میں رہنے کا موقع ملتا ہے اُتنا ہی گہرا اثر ماں کا بیٹی پر چڑھتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح جتنی زیادہ کوئی زبان اپنی اصل زبان کی قریب ہوگی اُتنا ہی اُسی میں اپنی ماں کی زبان کے اثرات پائے جائیں گے۔ مرورزمانہ اور آب وہوا کی تبدیلی کی وجہ سے زبانوں میں اختلافات ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔

پہلی زبان کیسے وجود میں آئی:

اس بارہ میں مندرجہ ذیل مشہور نظریات ہیں۔

پہلا نظریہ: پہلا نظریہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود بذریعہ الہام و وحی انسان کو زبان سکھائی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی مشہور کتاب ''منن الرحمٰن'' (سن تصنیف 1895ء) بزبان عربی اس نظریہ کو بڑی تحدی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس کتاب میں دنیا کے سامنے بطور تحدی یہ نظریہ پیش فرمایا ہے۔

1) زبان اللہ تعالیٰ نے خود انسان کو سکھائی۔

2) وہ زبان عربی تھی

3) دنیا کی دوسری تمام زبانیں عربی سے نکلی ہیں جو ان کے لئے بطور ماں کے ہیں

4) مرورزمانہ سے اور دیگر ارضی وسماوی اثرات کے نتیجہ میں جس طرح مختلف ممالک اور براعظموں میں رہ کر انسانوں کی شکلیں اور رنگ و روپ اور چہرے مہرے بدل گئے اسی طرح آب و ہوا کے اثرات اور دیگر تصرفات اور ارضی وسماوی مؤثرات کے نتیجہ میں زبانوں میں امتداد زمانہ سے فرق پڑ گیا ہے اور حقیقت میں تمام زبانیں عربی زبان کی محرّف و مبدّل اور ممسوخ شکلیں ہیں۔

اس بے نظیر دعوٰی کی بنیاد بھی آپ نے وحی والہام پر رکھی اور اپنی کتاب ''منن الرحمٰن'' ہی میں قرآنی حوالہ جات اور عقلی ونقلی دلائل سے عربی زبان کو سب زبانوں کی ماں قرار دیا۔ علم لسانیات میں اس کتاب نے عظیم ہل چل پیدا کر دی ہے اور تحقیق وتدقیق کو نئے نقطۂ عروج تک پہنچا دیا ہے۔

دوسرا نظریہ: دوسرے نظریے کو ارتجائی نظریہ بھی کہا جا سکتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ ابتداء میں انسانوں نے ہی باہم مل کر زبانوں کی ایجاد کی ہے اور وہ اس طرح کے جب وہ کوئی چیز دیکھتے تھے تو وہ اُس کے لئے کوئی نام تجویز کر لیتے تھے اور اسی طرح ہوتے ہوتے انہوں نے ایک زبان ایجاد کر لی مثلاً جب انہوں نے درخت جیسی کوئی چیز دیکھی تو چند آدمیوں نے یک لخت ہی اُسے درخت درخت کہنا شروع کر دیا۔ اور اسی طرح یہ لفظ تمام انسانوں میں پھیل کر ایک زبان کی شکل میں آ گیا۔

تیسرا نظریہ: یہ نظریہ ''ڈنگ ڈانگ'' ''بوبو'' اور ''پوپو'' کے نام سے موسوم ہے اور اس نظریہ کے حاملین میں سرِ فہرست نام علم لسانیات کے ماہر MAX MULLER (1823 تا 1900ء) کا نام آتا ہے۔ میکس مولر کے مایہ ناز نظریہ کو چند لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ میکس مولر کے نزدیک لغت کی بنیاد اور ابتداء تین قسم کی آوازوں پر مبنی ہے جو دنیا میں پائی جاتی ہیں۔

1) بیجان چیزوں کی کھٹ کھٹ۔ ٹھک ٹھک کی آوازیں۔

2) جاندار چرند پرند کی کائیں کائیں عوں عوں کی آوازیں۔

3) انسان کے درد و کرب کی حالت میں آہ، واہ، ہائے کی مضطربانہ آوازیں۔

رفتہ رفتہ انہیں سہ گانہ آوازوں کی بنیاد پر لغت اور مفہومات کی تراش خراش ہوئی انہی تین اصولوں کو ''ڈنگ ڈانگ'' ''بوبو'' اور ''پوپو'' کے نظریہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔

جس طرح پہلے کسی زمانہ میں ڈارون کا نظریہ پیدائش یعنی انسان بندر سے ترقی یافتہ ہو کر بنا ہے کافی مقبول رہا اس طرح میکس مولر کا یہ نظریہ بھی علم لسانیات میں ایک ہلچل کی طرح اُٹھا اور سوچ کی دھارا بدل دی مگر آج تحقیقات اور تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ نظریہ اپنے اندر بہت سی بنیادی غلطیاں رکھتا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں انسائیکلوپیڈیا برٹینکا ء)

میکس مولر نے اپنے نظریہ کو مندرجہ ذیل کتب میں بیان کیا ہے۔

1. The science of language -max muller

2. The new lectures on the science of language -max muller

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسی نظریہ کی بنیاد پر میکس مولر نے ''انڈو یورپین'' زبانوں کے متعلق جو تحقیقات کی ہیں اُس کا آخری نتیجہ اس نے یہ نکالا کہ یہ دونوں زبانیں پانچ سو مشترکہ مادوں پر مشتمل ہیں۔اور یہی پانچ سو مشترکہ اصول انسان کی پہلی زبان کی نمائندگی کرتے ہیں۔

انسان کی پہلی زبان کا تعین اور اُس کا طریق

انسان کی پہلی زبان ہونے کے دعویدار تو کئی زبانیں ہوسکتی ہیں اور اُس کے ماننے والے عقیدتاً یا چند ناقص دلائل کی بناء پر دعویٰ کر سکتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ کچھ ایسے قواعد ہوں جو ہر ایک کے لئے قابل قبول ہوں اور اُن قواعد پر ہر زبان کو پرکھ کر جانچ کی کسوٹی سے گزار کر معاملہ حل کرلیا جائے۔

قبل اس کے ان قواعد کا ذکر کیا جائے ہمارے لئے یہ جان لینا ضروری ہے کہ انسان کی پہلی زبان سے پیدا شدہ دنیا کی مختلف زبانوں کو علم لسانیات کے ماہرین نے مختلف گرویوں میں تقسیم کردیا ہے۔میکس مولر و دیگر ماہرین لغت نے دنیا کی تمام زبانوں کو مندرجہ ذیل گروپوں میں تقسیم کیا ہے۔اور اس تقسیم کی بنیاد ان زبانوں کے درمیان ایک قسم کا اصول اشتراک بھی قرار دیا ہے۔

1) انڈو یورپین یا آرمین زبانیں

اس گروپ کا تعین اس بات پر ہے کہ ابتدائی نوع انسان کی شروعات بابل اور اس کے آس پاس کے علاقہ میں ہوئی۔ بنی نوع انسان کا ایک حصہ بعض وجوحات کی بناء پر شمال کی طرف چلا گیا اس ہجرت کے نتیجہ میں یونانی اور لاطینی زبانیں اور پھر ان دونوں کے پھیل جانے کے نتیجہ میں دوسری یورپین زبانیں ظہور پذیر ہوئیں۔

دوسرا حصہ اپنے قدیم وطن بابل سے جنوب مشرق کی طرف چلا آیا اور انکی اس ہجرت کے نتیجہ میں فارسی اور اس کے مختلف شاخیں ژند و اوستا۔پہلوی اور فارسی جدید اور سنسکرت اور اسی سے پیدا شدہ مختلف زبانیں ظاہر ہوئیں۔یہ گروپ پھر آگے آٹھ گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ہندوستان کی اکثر زبانیں اسی گروپ سے تعلق رکھتی ہیں۔

2) **سامی زبانیں:** بنو سام بحر روم کے ساحلی علاقوں جزیرہ عرب کے اطراف میں ہوئے انکی اصل زبان مختلف صورتوں میں تبدیل ہو کر تین مستقل زبانوں میں تقسیم ہوگئیں۔عربی، عبرانی اور آرامی یہ شاخ بھی آگے کئی شاخوں میں منقسم ہے۔

3) **حامی زبانیں:** اس گروپ میں قدیم مصری، قبطی، سریانی، شمالی افریقہ کی دیگر قدیم زبانیں ہیں اور مشرقی افریقہ کی زبانیں شامل ہیں۔

4) **طورانی زبانیں:** اس گروپ میں بعض ماہرین لغت کے نزدیک ایشین اور یوروپین زبانوں کا وہ حصہ شامل ہے جو مذکورہ بالا تینوں گروپوں سے خارج ہے اسی میں تُرکی، منگولین، چینی، تبّتی، جاپانی، سیامی وغیرہ زبانیں شامل ہیں۔

زبانوں کے مندرجہ بالا گروپوں میں سے دو زبانوں کے متعلق دیگر زبانوں سے زیادہ قوی دلائل اور شواہد کے ساتھ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ اُم الالسنہ ہیں یعنی سب زبانوں کی ماں ہیں۔

1) سنسکرت اور عربی

ماہرین لغت کی اکثریت اس طرف مائل تھی کہ انسانوں کی پہلی زبان کا وجود اب ختم ہو چکا ہے اور موجودہ زبانوں میں سے کوئی بھی زبان انسانوں کی پہلی زبان قرار نہیں دی جا سکتی۔لیکن میکس مولر (1823 تا 1900ء) نے جب یہ خیال ظاہر کیا کہ سنسکرت میں انسان کی پہلی زبان کہلانے کی تمام علامات پائی جاتی ہیں۔تو اس کی تائید میں بعض علماء نے اپنی رائے بدل دی اور اس کوشش میں لگ گئے کہ سنسکرت کے اُم الالسنہ ہونے کے ثبوت فراہم کئے جائیں۔یہی وہ زمانا تھا جب 1895ء میں حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی مطلع کیا کہ عربی سب

زبانوں کی ماں ہے۔ اور آپ نے اس بات کو دلائل کے ساتھ اپنی کتاب ''منن الرحمٰن'' میں بیان فرمایا۔ آپ نے جس اصولوں کو بیان فرمایا انہی کو مدّ نظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عظیم ماہر علم لسانیات مکرم ومحترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ مرحوم نے کام کیا اور مزید ثبوتوں سے عربی کا ام الالسنہ ہونا ثابت کیا ہے۔

عربی زبان ام السنہ ہے یا سنسکرت؟

اب ہم مضمون کے سب سے اہم حصہ میں داخل ہو چکے ہیں اس سے قبل یہ لکھا جا چکا ہے کہ ابتداء میں ایک زبان تھی وہی پہلی زبان ہے جس کا اثر دوسری زبانوں پر ہوا ہے۔ اور وہ زبان ام الالسنہ کہلانے کی مستحق ہے۔ لیکن وہ زبان کونسی ہے اس کو جاننے کے لئے کچھ قوائد ہونے چاہئے
۔

پہلا قاعدہ تو یہ ہے کہ ہم مختلف زبانوں کے الفاظ کے آپسی لفظی اشتراک پر غور کریں اور متفرق لفظوں کے اشتراک پر انحصار کر کے فیصلہ قائم کریں کہ یہ زبان ام الاسنہ ہے۔ مثلاً جیسے کہ عربی زبان کا لفظ جَھَدَ سے سنسکرت زبان میں لفظ '' یُدھ' 'بنا ہے اسی طرح عربی سَاسَ (حکومت کرنا) سے سنسکرت شاسَکْ بنا ہے۔ شاسَک میں اصل شاس ہے ک پرتیہ ہے۔ جس کے معنی ''والا'' کے ہوتے ہیں جیسے کے پاٹھک میں ''ک'' پرتیہ ہے یعنی پڑھنے والا۔ اسی طرح سنسکرت زبان کا لفظ ''کوش'' دراصل عربی زبان کا قشو (ٹوکری) ہے۔ اسی طرح کی کئی اور مثالیں دی جاسکتی ہیں۔

لیکن اس قائدہ میں ایک مشکل یہ ہے کہ اگر ایک فریق یہ کہتا ہے کہ عربی زبان سے الفاظ سنسکرت زبان میں آئے ہیں تو دوسرا فریق یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ نہیں جناب سنسکرت زبان سے الفاظ عربی زبان میں آئے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر لفظی اشتراک کی دلیل فیصلہ کن نہیں ہے تو پھر بہتر طریق کونسا ہے جو اختیار کیا جائے۔ میرے خیال میں حضرت مسیح موعودؑ نے کثرت مواد کی جس دلیل کو اپنی کتاب منن الرحمٰن میں اور دلیلوں کے ضمن میں بیان کیا ہے۔ وہ اس بارہ میں قطعی دلیل بن سکتی ہے۔ اس بات کو ہم اس مثال سے سمجھ سکتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس 2000 دو ہزار روپئے ہوں اور دوسرے کے پاس لاکھوں روپئے ہوں تو لازماً عقلاً یہی ماننا پڑیگا کہ جس کے پاس لاکھوں روپئے ہوں عین ممکن ہے کہ اُس سے 2000 روپئے کی ملکیت والے نے روپیہ لیا ہو لیکن 2000 روپئے کی ملکیت کا آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں شخص نے لاکھوں روپئے مجھ سے لئے ہیں۔ کیونکہ اُس کی کُل پونجی ہی 2000 روپئے ہے۔

یہی بات عربی اور سنسکرت زبان کے اُم الالسنہ ہونے کے بارے میں قطعی فیصلہ کر دیتی ہے۔ سنسکرت زبان میں کُل 2000 مصادر ہیں جنکو ''دھاتو'' کہا جاتا ہے۔ جبکہ عربی زبان میں مصادروں کی تعداد ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ہے۔ اگر سنسکرت والے تا حیات کوشش کر کے یہ ثابت بھی کر دیں کہ مانا 2000 مصادر سنسکرت سے عربی نے لئے ہیں تو پھر اُنہیں بتانا پڑیگا کہ باقی ہزاروں مصادر عربی نے کہاں سے لئے ہیں۔؟ کیا عقلاً یہ ممکن ہے کہ 2000 مادوں والی زبان ہی سے لاکھوں مصادر والی زبان نکل جائے۔ پس جیسے یہ بات عقل کے خلاف ہے ویسے ہی سنسکرت سے عربی زبان کے نکلنے کا خیال بھی بے بنیاد اور غیر معقول اور بعید از عقل ہوگا۔

عربی زبان کا سنسکرت پر اثر

اب جبکہ صاف ظاہر ہو گیا کہ اُم الالسنہ عربی زبان ہے اور عربی ہی وہ ابتدائی زبان ہے جو انسان کو اول خدا کی طرف سے سکھائی گئی تو اب مضمون کے دوسرے مرحلہ میں ہم داخل ہوتے ہیں کہ عربی زبان کا اثر سنسکرت پر کن کن طریقوں اور قواعد سے اثر ہوا۔ چونکہ یہ ایک نہایت وسیع مضمون ہے اس لئے یہاں صرف مرکزی نکات اختصاراً ہی بیان کئے جا سکتے ہیں۔ اس مضمون کو ہم تین مرکزی شقوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

1) عرب و ہند کے قدیم تعلقات: یعنی یہ ثابت کیا جائے کہ عرب و ہند کے قدیم زمانہ سے آپسی تجارتی، تمدنی، معاشرتی تعلقات قائم

تھے۔اس ضمن میں کئی علماء کرام کے مشہور کتب موجود ہیں۔مثلاً (1) سید سلیمان ندوی صاحب کی کتاب '' عرب و ہند کے قدیم تعلقات'' (2)'' سارتھ واہ'' بزبان ہندی ناشر بہار راشٹر بھاشا پری شد۔ان کتب میں انہوں نے عرب و ہند کے آپسی تعلقات کو بہت عمدگی سے بیان کیا ہے۔لہذا یہاں مضمون میں اس حصہ پر نہیں لکھا جا رہا ہے۔

2) **اشتراک لفظی:** دوسرا طریق ہے کہ ہم عربی زبان کے الفاظ کا اشتراک سنسکرت زبان کے الفاظ سے کریں۔اور جب کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ماں عربی زبان ہی ہے لہذا اس طریق سے جتنے الفاظ میں اشتراک ثابت ہوگا گویا وہ دوسرے لفظوں میں بیان کر رہا ہوگا کہ عربی زبان کا سنسکرت پر اثر ہوا ہے۔اس ضمن میں جماعت احمدیہ کے جید عالم مکرم ومحترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ مرحوم نے بہت ہی گراں قدر کام کیا ہے۔اور باقائدہ دنیا کی مختلف زبانوں کا عربی کے ساتھ اشتراک ثابت کیا ہے اور بتایا ہے کہ عربی زبان نے دنیا کی کئی زبانوں پر اثر ڈالا ہے۔سنسکرت زبان کے متعلق سے اُن کی مشہور کتاب Sanskrit Trased To Arabic قابلِ دید ہے۔

3) **عربی زبان اور سنسکرت زبان کے اصول وقواعد کا آپسی موازنہ:** تیسری شق میں عربی زبان اور سنسکرت زبان کے قواعد واصول پر بحث کر کے پتا لگایا جا سکتا ہے کہ سنسکرت نے عربی زبان کا کہاں کہاں پر اور کیا کیا اثر قبول کیا ہے۔اس بارہ میں تفصیلاً ابھی تک کوئی بھی کتاب خاکسار کی نظر سے نہیں گزری۔لہذا قارئین کے افادہ علم کے لئے اس باب میں چند ایک ابتدائی اصولوں اور قواعد کا موازنہ پیش خدمت ہے۔قارئین سے درخواست ہے کہ اگر اُن کے ذھن میں بھی کوئی دلائل موجود ہوں تو خاکسار کو مطلع کریں۔

قبل اس کے کہ موازنہ اصول وضوابط پیش کئے جائیں۔ایک بات اور جان لینی چاہئے کہ لفظ ''سنسکرت'' ہی اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ اس میں دیگر عجمی زبانوں کی نسبت عربی سے زیادہ مشابہت ہے۔اور اس نے عربی کا اثر دیگر عجمی زبانوں کی نسبت زیادہ قبول کیا ہے۔لفظ ''سنسکرت'' کے معنی ہیں ''اکٹھی یا صاف کی گئی'' زبان۔دراصل تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ دیگر زبانوں کی طرح سنسکرت زبان میں بھی تغیر و تبدیلی واقع ہو چکی تھی۔ویدوں میں جس سنسکرت کا استعمال کیا گیا تھا وہ متروک ہو چکی تھی اس کی جگہ ''لوکِک سنسکرت'' کا رواج عام ہو چکا تھا اس لئے قدیم زمانہ میں سنسکرت کے بعض علماء مثلاً پانِنی (250 تا350ق۔م) پتنجلی وغیرہ نے سنسکرت زبان کے ایسے قواعد وضوابط واصول مقرر کر دئے کہ سنسکرت میں دیگر عجمی زبانوں کی نسبت بگاڑ کم ہوا ہے۔اور اس کا نام ''صاف کی ہوئی'' زبان پڑ گیا یہی وجہ ہے کہ ہمیں سنسکرت زبان میں عربی زبان کے قواعدوں اصول واضح نظر آتے ہیں۔سنسکرت زبان میں عربی زبان کی طرح ہی فصاحت و بلاغت، الفاظ کا اسم بامسمّی ہونا، مرکب الفاظ کو مفرد لفظ سے ادا کرنا، متضاد معنی کی کثرت وغیرہ کئی خصوصیات پائی جاتی ہیں دیگر عجمی زبانوں کی نسبت بے شک اس میں خصوصیات زیادہ ہیں مگر عربی کے مقابلہ میں یہ سرمایہ کوزے اور دریا کی مثال ہے۔

اب ذیل میں عربی اور سنسکرت زبانوں کے اصولوں کا ابتدائی موازنہ پیش خدمت ہے۔

عربی	سنسکرت
عربی زبان میں کل 29 حروف ہیں	سنسکرت زبان میں کل 36 حروف ہیں
عربی زبان میں حروف کی مخرج پر بہت دھیان دیا گیا ہے	سنسکرت زبان میں بھی حروف کے مخرج پر دھیان دیا گیا ہے۔
حروف ہجاء کی ترتیب اپنے اندر مخرج سے آواز کے نکلنے کا تعین کرتی ہے۔مثلاً الف، ب، ت، ث، ج۔ یہ سب حروف کا مخرج دانت ہے یعنی بولتے وقت زبان دانت سے ٹکراتی ہے۔	سنسکرت زبان میں بھی ہم معنی مخرج والے الفاظ حروف ہجاء پر باترتیب ہیں مثلاً کا، کھا، گا، گھا ان سب حروف کا مخرج تالو ہے۔

عربی زبان میں مصادر کو ثلاثی اور مزید فیہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مثلاً نَصَرَ، یَنْصُرُ، ضَرَبَ، یَضْرِبُ وغیرہ	سنسکرت زبان میں بھی مصادر کو جیسے دھاتو کہتے ہیں دس ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔باب کو سنسکرت میں گن کہتے ہیں۔ مثلاً بھوادی گن، ئدادی گن وغیرہ
عربی میں فعل کو لازم اور متعدی میں تقسیم کیا گیا ہے	سنسکرت میں بھی فعل لازم متعدی میں تقسیم کئے گئے ہیں ان کا نام سنسکرت میں آتم نئے پدی، پرس مئے پدی، اُبھئے پدی یعنی وہ فعل جو دونوں طریق سے استعمال ہوتے ہیں۔
عربی میں مصدر کی گردان چلتی ہے	سنسکرت میں بھی دھاتو (مصدر) کی گردان چلتی ہے
عربی کے مصادر لاکھوں ہیں	سنسکرت میں صرف 2000 مصادر ہیں
عربی زبان میں مصدر سے مشتقات نکلتے ہیں اور ہر مشتق اپنے اندر ایک الگ الگ معنی رکھتا ہے۔مثلاً ''فعل'' مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ فاعِلٌ بنا جو کہ والا کے معنی دیگا یعنی کام کرنے والا۔	سنسکرت زبان میں بھی خصوصی قواعد مقرر کئے گئے ہین جو کہ ایک مخصوص معنی بھی دیتے ہیں مثلاً پڑھ مصدر میں جب ہم ''وان'' پرتیئے لگائیں گے تو ہمیشہ اس کے معنی والا ہونگے یعنی پڑھنے والا اسی طرح ''بلوان'' طاقت والا

جب زبان کے اصول وقواعد ایک دوسرے سے انتہائی مشابہت رکھیں گی تو لازماً انسانی معاشرہ کے دیگر معاملات بھی ایک دوسرے سے اثر انداز ہوئے بنا نہیں رہ سکتے ذیل میں عربی زبان کے سنسکرت زبان پر ہونے والے اثرات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی مشابہت تمدن کی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ہم سب جانتے ہیں کہ اسلام میں پانچ وقت نماز پڑھنا لازمی امر ہے۔نماز کا لازمی حصہ ہے کہ آدمی گھٹنے ٹیک کر عبادت کرتا ہے۔ویدوں میں بھی کئی مقامات پر گھٹنے ٹیک کر عبادات کرنے کی بات آتی ہے مثلاً رشی وسشٹھ سرسوتی ندی کے کنارے عبادت کرتے تو کہتے '' متو گبھی نمسیاہ'' (بحوالہ رگ وید منڈل 7 سوکت 95 منتر 4)

ویدوں کے سب سے عظیم مفسر اچاریہ سائن اسکی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''مِت گبھوی پرا ہیر جانو بھے: نمسیہ نمسکاریہ'' یعنی ''مِت گبھوی'' کا مطلب ہے کہ گھٹنے ٹیک کر اور ''نمسیے'' کا مطلب ہے نمسکار کر (جھکنا)۔

دوسری مثال ہے لفظ'' دعا'' عربی زبان میں اس کے معنی عبادت مانگنا، پکارنا، وغیرہ مشہور ہے۔وید میں اس لفظ کا انہیں معنوں میں استعمال دیکھئے'' ددھانا، اندر، اِدٗ، دعا'' (رگوید منڈل 1 سوکت 4 منتر 5) یعنی یہ اندر کی دعا ہے۔

مختصر یہ کہ عربی زبان نے اپنے مادوں کی وسعت اور ہمہ گیری کی وجہ سے دنیا کی سب زبانوں پر گہرا اثر چھوڑا ہے اور عرب کا جزیرہ زمانہ دراز تک دیگر دنیا کے اثرات سے پاک رہا اس وجہ سے عربی زبان میں لفظ اپنی اصل حالت وشکل میں محفوظ رہے۔جبکہ دوسرے مقامات میں تغیرات بیرونی وضوتی کی وجہ سے بدل گئے ہیں۔

سنسکرت زبان پر بھی عربی کے اثرات جابجا بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ضرورت ہے کہ اس کو مزید وسعت کے ساتھ تلاش کیا جائے۔عربی کے اثرات سنسکرت پر ثابت ہونے کا ایک عظیم فائدہ یہ ہوگا کہ ہندو قوم اور مسلمانوں میں اتحاد واتفاق کی ایک نئی راہ قائم ہو جائیگی۔انشاءاللہ

☆☆☆

الله مولانا و كافل امرنا

ہائی بلڈ پریشر Hypertension

(راجہ فیاض احمد خان نونہ مئی کشمیر)

یہ ایک خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ یہ ایک ایسا موذی مرض ہے جس کی علامت برسوں تک ظاہر نہیں ہوتی۔ اس کے مُضر اثرات دل و دماغ ہی پر نہیں بلکہ گردوں پھیپھڑوں اور آنکھوں پر بھی پڑتے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی عضو کے متاثر ہونے سے زندگی بھی بہت متاثر ہوتی ہے۔

بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر) دراصل شریانوں پر خون کا غیر معمولی اور مستقل دباؤ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ شریانوں کے سکڑنے یا تنگ ہونے کی وجہ سے یا ان شریانوں میں دوران خون بڑھ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بلڈ پریشر کی دوائیں وقتی اور غیر فطری طور پر بلڈ پریشر کو کم تو کر دیتی ہیں لیکن دواؤں کے مُضر اثرات بھی ہوتے ہیں جیسے سر درد، مستقل تھکاوٹ کا احساس، چکر، قبض یا بے خوابی۔

وہی محقق اور معالج جو ان دواؤں کی ریسرچ میں پیش پیش تھے اب غذاؤں سے بلڈ پریشر کا علاج کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ریسرچ سے ہی یہ ثابت ہوا ہے کہ مختلف غذائیں کھانے سے بلڈ پریشر پر اثر پڑتا ہے مثلاً اناج، پھل، سبزیاں وغیرہ وغیرہ۔

بلڈ پریشر کے اسباب

جب شریانوں کی اندرونی سطح میں چکنائی یا کولیسٹرول کی تہہ جم کر اس کی لچک کو کم یا ختم کر دے تو شریانوں کی وسعت اور سوراخ تنگ ہو جاتے ہیں بعض مرتبہ ان میں چونے کے اجزا بھی جم جاتے ہیں۔ اس طرح شریانوں کی لچک میں کمی اور سختی آجاتی ہے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دل، دماغ اور ٹانگوں کی شریانوں کا تنگ ہو کر پھول جانا ان کو خراش اور چھل جانے کے لئے آمادہ کر دیتا ہے۔ بڑھتے بڑھتے لچک ضائع ہو جانے والی شریانوں کے پھٹنے کی نوبت آجاتی ہے۔ عموماً پہلے دماغ کی شریان ہی پھٹتی ہے۔ تعلب شرائین کے اکثر مندرجہ ذیل اسباب ہوتے ہیں:-

(۱) خون میں چربی یا کولیسٹرول کا بڑھ جانا

(۲) خون میں شکر کی زیادتی

(۳) وزن بڑھ جانا

(۴) ورزش چھوڑ دینا

(۵) بے چینی اور پریشانی

(۶) بدنی غدودوں کا پھول جانا

(۷) موروثی اثرات

(۸) کاروبار کی بے یقینی اور زیادہ سوچ وچار

عورتوں میں بلڈ پریشن کی خاص وجوہات

عورتوں میں بچوں کی پیدائش شریانوں کی سختی سے محفوظ رکھتی ہے۔ سن یاس میں حیض بند ہو جانے سے خواتین بھی مردوں کے برابر اس مرض کا شکار ہونے لگتی ہیں۔ بیضہ دانیوں کے فضلات اس عمر میں نکلنے بند ہو جاتے ہیں اس لئے اب خون کے دباؤ کا بڑھ جانا بھی ہو سکتا ہے۔ شرایانوں کی سختی دل اور دماغ میں خون کے بہاؤ میں رکاوٹ ڈال دیتی ہیں۔ بعض مریض اس طرح فالج لقوہ اور استرخا کے شکار ہو جاتے ہیں۔ دل کے بعض حصوں کو اس صلابت اور کھنچاؤ سے دل کا دورہ بیہوشی اور غشی تک نوبت آجاتی ہے۔

احتیاطی تدابیر

دواؤں یا مناسب تدابیر سے اِس سُدے کو کوئی نزدیکی شریان خون دے کر کھول دیتی ہے۔ فشارالدم اور شریانوں کی سختی عموماً بڑھاپے کی عمر میں واقع ہوتی ہے۔ آج کل کی غیر صحت مندانہ زندگی چھوٹی عمر میں بھی اس مرض کے پیدا ہونے کا سبب بن رہی ہے۔ ذیابطیس اور چوٹ، صدمات بھی اس مرض کے پیدا کرنے والے اسباب میں داخل ہیں۔ احتیاطی تدابیر میں زیادہ نشاستہ دار غذائیں اور جانوروں کی چربی نہیں استعمال کرنی چاہیے۔ کام، آرام اور ورزش میں باقاعدگی پیدا کرنی مناسب ہے۔ آٹھ گھنٹے ڈٹ کر گھریلو اوس پڑوس اور سماجی کام کریں۔ اس میں سیر وتفریح، بچوں سے دل بہلانا، سودا سلف خریدنا، گھریلو اور بچوں کے سکولی کام کی دیکھ بھال، گھریلو ضروریات کی اشیاء مہیا کرنے کے لئے پیدل جانا سائیکل اور سکوٹر کو گھر سے باہر نکال دینا، دنیا بھر کے مسائل پر غور اور بحث مباحثہ بند کر دینا۔ اپنی محدود ضرورتوں کے لئے ہنستے کھیلتے بازاروں، گلیوں اور تفریح گاہوں کا چکر لگانا اپنا معمول بنالینا، عام اور معمولی باتوں پر سوچنا بند کرنا، اپنے وزن کو بڑھنے سے روکتے رہنا، پیشاب کی زیادتی، ذیابطیس اور خونی دباؤ کا گاہے بگاہے جائزہ لیتے رہنا فشارالدم کے حملے سے محفوظ رکھنے والی تدبیریں ہیں۔

علاج

قدیم اطباء پھلوں پیاز لہسن اور ہرے دھنیے کو ہماری روزمرہ کی خوراک میں شامل کر کے آج کے دور کے سائیسدانوں کی خوب رہنمائی کر گئے۔ پتلی چھاچھ، کچی گاجر، کچی مولی، پتوں سمیت خرفہ ہری کاسنی اور ہری مکوہ بطور سلاد کچے اور پکا کر استعمال کرتے رہنے سے شرائین کی سختی نہیں ہو پاتی۔

رنگ سے علاج

آسمانی رنگ یا نیلے رنگ کی شعاعوں کے پانی کی خوراکیں اور آسمانی رنگ یا نیلی شعاعوں میں مریض کو دن رات میں ایک ایک گھنٹے لٹائے رکھنا موثر علاج ہے۔

یونانی علاج

اسرو فین: ہائی بلڈ پریشر کے علاوہ عصبی تناؤ، دماغی ہیجان، جنون، ہسٹریا، مرگی، نیند نہ آنے کی شکایت میں خاص طور پر مفید ہے۔ صبح شام ایک ایک قرص دیں۔

غذائیں جو بلڈ پریشر کم کرتی ہیں

اجوائن: ڈاکٹر ولیم ایلیٹ جن کا تعلق یونیورسٹی آف شکاگو سے ہے کافی ریسرچ کے بعد یہ معلوم کیا ہے کہ اجوائن کا ایک جُز ۳ بیٹائل نتھلائڈ ہے جو بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے۔ یہی جُز اجوائن کی خوشبو کا ذمہ دار ہے۔ اس کی مہک سے دماغ کی شریانیں کھل جاتی ہیں خصوصاً ان لوگوں میں جو کرب ذہنی دباؤ (Stress) کا شکار رہتے ہیں۔ ڈاکٹر ولیم کا کہنا ہے کہ اجوائن کے دو ڈنٹھل روزانہ کھانے سے یہ دباؤ کم ہو جاتا ہے۔

لہسن: یہ بھی ایک دیرینہ اور آزمودہ نسخہ ہے ایک دو جوے روزانہ کھانے سے نشیبی فشار (Diastolic Blood pressure) کم ہو جاتا ہے۔ لہسن شریانوں کو سکڑنے سے روکتا ہے۔ جن افراد کا بلڈ پریشن معمولی بڑھا ہوا ہو لہسن کی کارکردگی ان پر جلد واضح ہو جاتی ہے۔

پیاز: اجوائن کی طرح پیاز میں بھی ۳ بیوٹائکن تھلائڈ ہوتا ہے جو بلڈ پریشر کو قابو میں رکھتا ہے۔ اس میں پروسٹا گلینڈن بھی ہوتا ہے اور یہ بھی بلڈ پریشر کو نارمل رکھتا ہے۔ لہسن اور پیاز کچے یا پکے ہوئے دونوں طرح صحت کے لئے بہت مفید ہیں۔ کچا لہسن بہر حال زیادہ موثر ہوتا ہے۔

مچھلی: سامن، سرمئی، سارڈین، ہیرنگ اور ٹونا میں اومیگا ۳ روغنی تیزاب (فیٹی ایسڈ) تحقیق سے پتہ چلا کر اس جُز اور (inderal) کے اثرات دل اور بلڈ پریشر پر یکساں ہیں۔ لہذ ہفتہ میں کم از کم دو بار سمندری

مچھلی کھانے سے بلڈ پریشر پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

موسمی یا کینو: روزانہ دو تین کینو کھانے سے بھی بلڈ پریشر کنٹرول میں رہتا ہے۔ حیاتین ج (وٹامن سی) بھی دل اور بلڈ پریشر کے لئے ضروری ہے۔ ریسرچ سے ثابت ہوا ہے کہ زیادہ مقدار میں حیاتین ج (تقریباً 1000 ملی گرام) کھانے سے بلڈ پریشر کم ہوتا ہے۔ یہ حیاتین کینو اور موسمی کے علاوہ لیموں، ٹماٹر، امرود پپیتے اور اسٹرابری میں بھی پائی جاتی ہیں۔

زیتون کا تیل: اپنی غذا میں زیتون کا تیل شامل کر کے بھی بلڈ پریشر کم کیا جا سکتا ہے۔ اسٹینفر ڈ یونیورسٹی میں درمیانی عمر کے ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو تین بڑے چمچے زیتون کے تیل کے غذا میں دیئے گئے۔ ریسرچ سے یہ ثابت ہوا کہ ان کا نشیبی فشار خون ۹ پوائنٹ اور فرازی خون پوائنٹ کم ہوا۔

نمک: کھانے میں نمک (سوڈیم) کا استعمال کم کرنا چاہیے۔ ڈبوں اور کاغذوں میں پیک شدہ غیر فطری غذائیں صحت کے لئے مُفید ہیں۔ ان میں نمک بھی کافی مقدار میں ہوتا ہے۔

پوٹاسیم: پوٹاسیم بھی بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے۔ یہ نمک (منزل) کے لئے، آلو، سبزیوں، آڑو، بادام، آلو بخارے، سویا اور ٹماٹر میں ہوتا ہے۔ اس میں کسی ایک چیز کا استعمال روزانہ بہت ضروری ہے۔

کیلسم: کیلسم کی کمی بھی بلڈ پریشر بڑھا سکتی ہے۔ دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی چیزوں کا استعمال یہ کمی پوری کر سکتی ہے۔ انجیر اور سویابین میں بھی کیلسم پائی جاتی ہے۔

میگ نیزیم: یہ کارآمد نمک ہے۔ یہ اناج میووں پھلوں اور دالوں کے علاوہ دودھ میں بھی پائی جاتی ہے۔ بلڈ پریشر سے تحفظ اور صحت مندر زندگی کے لئے یہ غذائیں کھائیے۔

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 , +91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE
FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......
PROSPER OVERSEAS
WE BUILD YOUR CAREER
www. prosperoverseas.com

PROSPER CONSULTANTS
For Placement Enquiries Visit: www.prosperconsultants.in

حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ باتیں

از سید کریم احمد بھوٹان

اخلاص کی نشانی

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

انسان کے اخلاص کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ وہ حاضر اور غائب اور غضب ناک اور حلیم ہونے کی حالت میں ادب سے باہر نہ جاوے۔ اور اپنے احباب کا اس طرح پر ذکر کرے کہ جس طرح وہ اُن کے حضور میں ذکر کرتا ہے۔ کیونکہ یہ منافق اور منکر کی نشانی ہے کہ دورنگی اختیار کرے اور ایسا آدمی اس پانی سے مشابہ ہے۔ جس کے نیچے بہت سا گوبر ہو اور ادنیٰ تغیر سے وہ گوبر اوپر کی سطح میں آجاوے۔ (الفضل 26 رمئی 2001ء)

عربی زبان

ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑ سے کہا کہ انگریزی زبان بہت مختصر ہے اس لئے عربی سے اچھی ہے۔ آپ نے پوچھا میرے پانی کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں اُس نے کہا my water آپ نے فرمایا عربی میں تو مائی ہی کافی ہے۔ (الفضل 26 رمئی 2001ء)

مرنا کیوں ضروری ہے؟

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:-

''لڑکی ماں باپ کو پیاری ہوتی ہے۔ مگر اپنے ہاتھوں سے اُسے رُخصت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے کہ اُس میں بعض ایسے جوہر ہیں۔ جو سوائے انتقال کے ظاہر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح مرنا بھی ناگزیر ہے۔ تا کہ دوسرے جہاں میں انسان بعض نعمتوں سے متمتع ہو۔ یا بدیوں سے پاک بنے۔ (الفضل 23 راکتوبر 1999ء)

دنیا میں مسافر کی طرح رہو

حضرت ڈاکٹر عمر الدین صاحب متوطن گجرات 1905ء میں مشرقی افریقہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کا ہاتھ اپنے مقدس ہاتھ میں لیتے ہوئے فرمایا۔ ''اس دنیا سے دل نہیں لگانا چاہئے۔ اور اپنے آپ کو اس مسافر کی حیثیت میں سمجھنا چاہیئے۔ جو کسی مسافر خانہ میں ٹکٹ لے کر گاڑی کا انتظام کر رہا ہو۔ (الفضل 18 رفروری 1999ء)

خدا کا فضل اچھا ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے مجمع تشحیذ الاذہان میں ایک دفعہ یہ جواب مضمون طلباء کو دیا گیا کہ علم اور دولت کا مقابلہ کرو۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس پر بہت غور وفکر کی اور بعض ہم مکتب اور ہم جماعتوں سے بحث کی۔ مگر جب آپ کے قلب مطہر نے علم اور دولت میں سے کسی کو کافی اور یقینی طور پر بہتر ہونے کا فتویٰ نہ دیا تو اپنے ابا جان حضرت مسیح موعود کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے میاں بشیر احمد سے یوں مخاطب ہوئے:

محمود احمد: بشیر احمد تُم بتلا سکتے ہو کہ علم اچھا ہے یا دولت؟

میاں بشیر احمد صاحب نے کیا جواب دینا تھا۔ حضرت مسیح موعود سُن کر فرمانے لگے ''بیٹا محمود توبہ کرو۔ توبہ کرو۔ نہ علم اچھا ہے نہ دولت۔ خدا کا فضل اچھا ہے۔ (الفضل 11 رجون 1998ء)

کسی سے مفت کام لینا پسند نہ کرتے تھے

حضرت مستری قطب الدین صاحب مرحوم بہت بڑے کاریگر تھے۔

اسلحہ کے بنانے میں بھی بڑے ماہر تھے۔انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے سخت گرمی کے موسم میں بارہ بجے بلوایا۔حافظ حامد علی مرحوم بلانے کے لئے آئے۔میں اس وقت حاضر ہوا۔حضرت مسیح موعودؑ ایک اندھیری سی کوٹھری میں دروازہ بند کر کے تشریف فرما تھے۔آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اس Desk کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔اُس کی مرمت یہیں میرے پاس بیٹھ کر کر دیں میں نے عرض کی حضور دُکان پر لے جاؤں تو آسانی رہے گی۔فرمایا دوکان پر لے جانے میں کوئی حرج نہیں۔لیکن اس میں میری پرانی یادداشتیں ہیں۔اور اُن کی سب ترتیب میرے ذہن میں ہے۔خالی کرنے سے ترتیب بگڑ جائے گی۔اور مجھے تکلیف ہوگی۔چنانچہ میں نے وہیں درست کر دیا حضور بہت خوش ہوئے۔فرمایا اُجرت کیا چاہیے؟ میں نے عرض کیا حضور میں خدمت دین کے لئے آیا ہوں۔اگر میں بھی اُجرت لے کر کام کروں۔تو مجھے ثواب تو نہ ہوا۔فرمایا یہ خیال مت کرو کہ ثواب نہیں ہوگا۔ثواب ضرور ملے گا میں جانتا ہوں کہ آپکے دل میں اخلاص ہے۔میرے گھر کے کاموں کا سلسلہ وسیع ہے۔میں آپ لوگوں کو تکلیف دینا نہیں چاہتا ہے۔کہ کسی سے مفت کام لوں آپ لوگوں کی خدمت تو میرے ذمہ ہے۔یہ آپ لوگوں کا احسان ہے کہ مزدوریاں کرتے ہیں اور اپنا گزارہ کرتے ہیں۔اس طرح میرا بوجھ ہلکا کرتے ہیں۔آپ مجھ سے مزدوری دُگنی لیا کریں۔مستری صاحب مرحوم نے فرمایا مگر میں نے اپنی مزدوری کبھی حضور سے دُگنی نہیں لی۔(الفضل 10/مارچ 2000ء)

ڈاکٹروں کے لئے مشعل راہ

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

میں ڈاکٹری کے امتحان میں کامیاب ہو کر قادیان گیا۔چنانچہ مجھے ملازمت کا حکم بھی وہیں پہنچا۔حکم لیتے ہی فوراً حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔آپ نے فرمایا:-

’’تمہارا تعلق لوگوں کے جسموں کے ساتھ ہوگا۔نہ ان کی روحوں کے ساتھ۔اس لئے تمہاری نظر میں جو شخص تمام رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور جو دن رات خدا کو گالیاں دیتا ہے ایک ہونے چاہئیں۔(الفضل 6 مئی 2000ء)

خدا کا مور سائل کی تلاش میں

ایک دن ایک سائل نے بعد فراغت عبادت جبکہ حضرت مسیح موعودؑ اندرون خانہ تشریف لے جا رہے تھے سوال کیا۔مگر ہجوم کے باعث اس کی آواز اچھی طرح نہ سُنی جاسکی۔اندر جا کر واپس تشریف لائے۔اور خدام کو سوالی کے بلانے کے لئے ادھر اُدھر دوڑایا۔مگر وہ نہ ملا۔شام کو وہ پھر آیا اُس کے سوال کرنے پر آپ نے اپنی جیب سے نکال کر کچھ دیا۔چند یوم بعد کسی تقریب پر فرمایا کہ اُس دن جو سائل نہ ملا۔میرے دل پر ایسا بوجھ تھا کہ جس نے مجھے سخت بیقرار کر رکھا تھا اور میں ڈرتا تھا کہ مجھ سے معصیت سرزد ہوئی ہے کہ میں نے سائل کی طرف دھیان نہ کیا۔اور یوں جلدی جلدی اندر چلا گیا۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ شام کو واپس آ گیا۔ورنہ خدا جانے میں کس اضطراب میں پڑا رہتا۔اور میں نے دُعا بھی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُسے واپس لائے۔(ملفوظات جلد اول صفحہ:302)

عالم شباب کا دلربا نقشہ

1895ء کے قریب جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کی عمر مبارک 24 سال کے لگ بھگ تھی۔لکھا

بیوت الذکر میرا مکان ہیں۔صالحین میرے بھائی ہیں ذکر الٰہی میرا مال ہے اور خلق خدا میرا کنبہ ہے۔(الفضل 28/جنوری 1999ء)

مہمانوں کی تکالیف کا احساس

ایک گھر کی کسی خادمہ سے کسی مہمان کو تکلیف پہنچی حضرت مسیح موعودؑ کو خبر ہوئی تو حضور کا چہرہ مارے غصہ کے سُرخ ہو گیا۔اور آپ نے فرمایا مجھے

اس سے اس قدر تکلیف ہوئی ہے کہ اگر میرے چاروں بچے بھی مر جاتے تو اتنی تکلیف نہ پہنچتی۔ (الفضل 3 ستمبر 2000ء)

جانوروں کی تخلیق کی غرض

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں مجھے یاد ہے بچپن میں مجھے ہوائی بندوق کے شکار کا شوق ہوا کرتا تھا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو بھی شکار پسند تھا۔ کیونکہ یہ طاقت قائم رکھتا ہے۔ میں آپکے لئے فاختائیں مار کر لایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ فاختہ نہ ملی تو طوطا مار کر لے آیا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو دے دیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے رکھ تو لیا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز دی کہ محمود اِدھر آؤ۔ میں گیا تو آپنے طوطا اٹھایا اور فرمایا محمود۔ اللہ تعالیٰ نے سارے جانور کھانے کے لئے نہیں بنائے۔ کچھ دیکھنے کے لئے بھی بنائے ہیں۔ طوطا ایک خوبصورت جانور ہے۔ یہ خدا نے دیکھنے کے لئے بنایا ہے۔ (سیر روحانی جلد سوئم صفحہ:73)

حضرت مسیح موعودؑ کی تائید دین کی تڑپ

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ سخت گرمی کے دن تھے۔ حضرت مسیح موعود تالیف وتصنیف میں منہمک تھے۔ ایک مخلص دوست نے عرض کی کہ گرمی بہت ہے۔ پنکھا لگوا لیا جائے۔ آپ نے تبسم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

تجویز تو آپ کی اچھی ہے۔ مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی تو پھر نیند آجائے گی۔ اور سونے کو جی چاہے گا۔ قوم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہے۔ ہم بھی سو رہے۔ تو دین کی تائید کون کرے گا؟ (الفضل 26 مارچ 1998ء)

بنی نوع سے ہمدردی کی تلقین

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اُس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور یہ نہیں اُٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اُس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 28)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

(بقیہ حاصل مطالعہ از صفحہ 23)

نہیں کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیالِ باطل کے دور ہو جانے سے صفحہ دنیا یک لخت مخلوق پرستی سے پاک ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ توحید میں داخل ہو کر بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں لیکن میں نے حال کے مولویوں کو خوب آزما لیا وہ اس ستون کے ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہیں اور در پردہ مخلوق پرستی کے مؤیّد ہیں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 223)

شاعر مشرق علاّمہ سر محمد اقبال جہاں آخر عمر میں نظریہ وفات مسیح کی معقولیت کے قائل ہو گئے وہاں انہوں نے برٹش ہند کے مسلمانوں کے سامنے تجویز پیش کی کہ ملاّؤں کو لگام دینے کے لئے لائسنس جاری کئے جانے چاہیں یہ تجویز ''قومی ڈائجسٹ'' قادیانیت نمبر 1984ء کے صفحہ 231 میں بایں الفاظ موجود ہے۔

''باقی رہا علماء کے لئے اجازت نامے کا لائسنس لینے کا معاملہ تو مَیں کہہ سکتا ہوں اگر مجھے اختیار حاصل ہو جائے تو یقیناً اسے اسلامی ہند میں جاری کر دوں قصّہ گو مُلاّ ہی عام مسلمانوں کی حماقت کا بڑا سبب ہیں انہیں قوم کی مذہبی زندگی سے خارج کر کے اتاترک نے وہ کارنامہ سرانجام دیا جس سے ابن تیمیہ یا شاہ ولی اللہ کا دل خوش ہو جاتا۔''

(الفضل انٹرنیشنل 06 فروری 2009ء تا 12 فروری 2009ء)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ملکی رپورٹیں

جڑچیرلہ: (شبیر احمد یعقوب) مقامی اجتماع 4 جولائی کو منعقد کیا گیا۔

کوتہ پلی: (محمد جاوید احمد) تربیتی جلسہ مورخہ 11 جولائی کو منعقد کیا گیا اسی طرح جلسہ سیرۃ النبی اور تربیتی کیمپ کا انعقاد جولائی میں عمل میں آیا۔

بُدارم مدنگل: (محمد اسلم معلم) آبدار خانہ کا انتظام کیا گیا۔

عثمانا آباد: (عبدالقیوم) نماز تہجد کا انعقاد عمل میں آیا۔ وقار عمل کیا گیا۔

لکھنو: (مبلغ انچارج) ماہ جولائی میں تربیتی کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا۔

حلقہ مبارک قادیان: (نورالدین زعیم) جلسہ افزائے صحت 5/اگست کو منعقد ہوا۔ ماہ جون میں کلو جمیعاً اور تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔

آسنور: (غلام علی نائک) تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ دو وقار عمل منعقد ہوئے۔ ماہ جولائی میں چار وقار عمل ہوئے۔ جلسہ حفظان صحت منعقد ہوا۔ ماہ جون میں تعلیمی کلاسز کا انعقاد عمل میں آیا۔

بھیوانی ہریانہ: (داوٴد احمد سرکل انچارج) جولائی میں تربیتی کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا۔

یادگیر: (مسعود احمد دنڈوتی) جون میں خدمتِ خلق کے کام کئے گئے۔ تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ وقار عمل منعقد کیا گیا۔

تیماپور: (قائد مجلس) 27/مئی میں مقامی اجتماع منعقد ہوا۔

ھاری پاری گام: (مبشر مصور معتمد) مئی میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔

ورنگل زون: (محمد اکبر قائمقام زونل قائد) پہلا نومبائعین اجتماع ماہ اپریل میں منعقد ہوا۔

یاری پورہ: (محمد افضل بٹ زونل قائد) زونل سطح پر یاری پورہ میں ایک مثالی وقار عمل منعقد کیا گیا۔

وڈمان: (ایم مقبول مبلغ سلسلہ) ماہ جون میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا اسی طرح اجتماعی وقار عمل بھی منعقد ہوا۔ نیز جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔

کھم، آندھرا: (محمد مصطفیٰ معلم سلسلہ) ماہ جون میں دو تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے۔

سورب: (مزمل احمد قائد مجلس) ماہ جون میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔

بنگلور: (محمد کلیم خان) مورخہ 25/جولائی کو جلسہ وفات مسیح منعقد ہوا۔ انصار خدام اطفال حاضر ہوئے۔ جون میں لاہور کے احمدی شہداء کی یاد میں تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔

تھلک سرکل: (شیخ برہان مبلغ) تقریب آمین کا انعقاد 4/اگست کو ہوا۔

گوالیار: (رئیس الدین خان مبلغ) ماہ جون جولائی میں دس روز تک پانی پلانے کا انتظام کیا گیا۔

آسنور: (شاہد احمد نائک) ماہ مئی میں خلافت کی اہمیت و ضرورت پر تعلیم الاسلام اسکول میں جلسہ منعقد ہوا۔

کیرنگ: (امجد خان زونل سیکریٹری وقف نو) ماہ مئی میں وقف نو بچوں کا 15 روزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔

گولگیرہ: (محمد اکرام معلم سلسلہ) ماہ جون میں تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔

قادیان: (سید نعیم احمد ناظم اشاعت) ماہ جولائی میں ہفتہ مال منایا گیا، تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا، کلو جمیعاً کا پروگرام منعقد ہوا۔ پندرہ روزہ تربیتی کلاسز کا انعقاد عمل میں آیا۔ انصار سلطان القلم کے تحت ایک مقالہ لکھوایا گیا۔ ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا۔ فٹ بال کے دو دوستانہ میچ کھیلے گئے۔ 6 خدام نے عطیہ خون دیا۔ 4 پمفلٹ شائع ہوئے۔ مقامات مقدسہ پر خدام نے ڈیوٹیاں دیں۔

بہار: (عرفان احمد) ماہ جولائی میں بمقام بقیا پٹنہ زون کا اجتماع منعقد ہوا۔

کانپور: (سرکل انچارج) ماہ جون میں جماعت احمدیہ کے تعاون سے خیر آباد Eye hospital کے ذریعہ آئی کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا۔

شمالی کرناٹک: (محمد مصور احمد زونل قائد) ماہ جون میں زون کا اجتماع منعقد ہوا۔

کیرنگ: (شیخ کرشن احمد قائد علاقائی) ماہ جون میں 7 روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا۔

شورت: (قائد مجلس) ماہ جون میں آٹھ وقار عمل منعقد ہوئے۔

نیشنل یوم التبلیغ

ماہ مارچ میں درج ذیل جماعتوں اور مجالس میں نیشنل یوم تبلیغ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں کثیر تعداد میں لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا:-

بنگلور- گونی کوپل، صوبہ جھارکھنڈ کی میڈیا، موسیٰ بنی مائنز، بوکارو، مدھو پور، متھرا، شکاری پاڑہ، ڈسکا، تاج نگر، جمشید پور، رانچی، رامگڑھ، شردا، ہیسری، دھنباد، پاکوڑ، مدھو بنڈار کی جماعتوں میں۔ ہاری پاری گام، سکندر آباد، تھلک۔

یوم خلافت

ماہ مئی میں درج ذیل جماعتوں ومجالس میں یوم خلافت منعقد ہوا۔ اس روز جلسوں کا انعقاد عمل میں آیا جن میں علماء کرام نے خلافت کی ضرورت، اہمیت وبرکات پر مشتمل موضوعات پر تقاریر کیں:-

سکندر آباد، بنگلور، جاگو سرکل پٹیالہ، مالا ہیڑی، جڑ چرلہ، موسیٰ بنی مائنز، جمشید پور، کیرنگ، نروانہ، جئے گاؤں، تھلک، کھم، آندھرا، یادگیر، ممبئی، ساونت واڑی۔

ہفتہ قرآن

ماہ جولائی میں درج ذیل جماعتوں میں ہفتہ قرآن منعقد کرنے کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ سات روز تک قرآن کریم کے محاسن اور تعلیمات کو علماء کرام نے اپنی تقاریر میں بیان کیا:-

تھلک سرکل (کرناٹک)، عثمان آباد، حیدر آباد، تیماپور، عادآباد (آندھرا) کوتھ پلی (گوداوری زون)، وڈمان، یادگیر، بنگلور، آسنور۔

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے کام چلو

وصایا: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذا کو مطلع کریں۔ (سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر : 20429 مَیں شجاع الدین خان ولد مکرم گلاب دین خان قوم احمدی پیشہ کھیتی عمر 60 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کھیتی ماہانہ 2400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد　　العبد: شجاع الدین خان　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20430 مَیں شریف محمد ولد مکرم قطب الدین محمد قوم احمدی پیشہ کھیتی عمر 50 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج 08-2-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کھیتی ماہانہ 1300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الحق خان　　العبد: شریف محمد　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20431 مَیں شیخ عبدالرحمٰن ولد مکرم شیخ مطیع الرحمٰن قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 48 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کھیتی ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آفتاب احمد　　العبد: شیخ عبدالرحمٰن　　گواہ: ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر : 20432 مَیں مقصود احمد خان ولد مکرم بابو جان خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کھیتی ماہانہ 2876 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر سبحان علی　　العبد: مقصود احمد خان　　گواہ: ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر : 20433 مَیں شیخ اسرار احمد آقا ولد مکرم شیخ پانچو صاحب قوم شیخ پیشہ کارکن وقف جدید عمر 55 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی

مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل:ایک عدد مکال بمقام کیرنگ موجودہ قیمت 40000روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3400روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت انصاری　　العبد: شیخ اسرار احمد آقا　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر: 20434 مَیں بشریٰ بیگم زوجہ مکرم شیخ دیدار احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ امورخانہ داری عمر43 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-17 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل:حق مہر بذمہ خاوند 6025 زمین 80 ڈیسیمل موجودہ قیمت 30000روپے۔میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ دیدار احمد　　العبد: بشریٰ بیگم　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر: 20435 مَیں رخسانہ بیگم زوجہ مکرم شمیم احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ امورخانہ داری عمر30 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-17 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل:حق مہر بذمہ خاوند 18500 زیورات طلائی دوعدد انگوٹھی، ایک جوڑے کان پھول کل ملا کر دس گرام قیمت 10000روپے زیورات چاندی قیمت 750روپے۔میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد خان　　العبد: رخسانہ بیگم　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر: 20436 مَیں طاہرہ بیگم زوجہ مکرم شیخ رحیم قوم احمدی مسلمان پیشہ امورخانہ داری عمر30 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-16 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل:حق مہر بذمہ خاوند 16500 زیورات طلائی قیمت 20000روپے زیورات چاندی قیمت 1200روپے۔میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 300روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ توفیق　　العبد: طاہرہ بیگم　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر: 20437 مَیں زاہدہ بیگم زوجہ مکرم شیخ الحاق قوم احمدی مسلمان پیشہ امورخانہ داری عمر35 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل:حق مہر بذمہ خاوند 10000 زیورات طلائی ایک عدد ہار ڈیڑھ تولہ کان کا

پھول 1 تولہ زیورات چاندی پازیب ایک جوڑی 5 تولہ۔میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہمدم العبد: زاہدہ بیگم گواہ: شیخ ابراہیم

وصیت نمبر: 20438 مَیں بشیرہ بیگم زوجہ مکرم شیخ شریف قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: حق مہر بذمہ خاوند 5525 روپے۔زیورات کان کے پھول 5 گرام ہار 15 گرام۔میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل الرحمٰن خان العبد: بشیرہ بیگم گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر: 20439 مَیں ناصرہ بیگم زوجہ مکرم ابراہیم خان قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 23 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل:۔زیورات طلائی کان کے پھول ڈھائی گرام ہاتھ کی چوڑی ڈھائی گرام ایک انگوٹھی ڈیڑھ گرام ایک لاکیٹ آدھا گرام۔زیورات طلائی پائل 50 گرام ہار ایک 20 گرام انگوٹھی 7 عدد 10 گرام۔حق مہر بذمہ خاوند 25500 روپے۔میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الحق خان العبد: ناصرہ بیگم گواہ: شیخ مشیر الدین

وصیت نمبر: 20440 مَیں جلال الدّین خان ولد مکرم نواب خان مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت سے ریٹائر عمر 61 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: بینک بیلنس 3 لاکھ 6 صد روپے۔زمین اور مکان جو کہ ابھی تقسیم نہیں اس کی قیمت آٹھ لاکھ روپے ہے۔میرا گزارہ آمد ماہانہ 1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سبحان علی العبد: جلال الدین خان گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر: 20441 مَیں ناضمیر خان ولد مکرم عباس خان مرحوم قوم احمدی پیشہ کھیتی باڑی عمر 63 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زمین کاشت والی ڈیڑھ ایکڑ، زمین 100 ڈسمل۔میرا گزارہ آمد از کھیتی باڑی

ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل الرحمٰن　　العبد: ناضمیر خان　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20442 مَیں ناصرہ بیگم زوجہ مکرم عباس علی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-14 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کان کے پھول ڈھائی گرام ہار دو تولہ۔ حق مہر بذمہ خاوند______ روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الحق خان

العبد: ناصرہ بیگم　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20443 مَیں طیبہ خاتون زوجہ مکرم محمد ظفر اللہ خان قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھونیشور ڈاکخانہ بھونیشور ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کان کے پھول 18 گرام بالے 24 گرام، گلے کی چین 15 گرام۔ حق مہر بذمہ خاوند 2000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر اللہ خان　　العبد: طیبہ خاتون　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر : 20444 مَیں خدیجہ بیگم زوجہ مکرم الحاج شیخ عبد الحکیم قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 60 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھونیشور ڈاکخانہ بھونیشور ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی 10 تولے۔ حق مہر بذمہ خاوند 3000 روپے (ادا کر دیا ہے)۔ میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: الحاج شیخ عبد الحکیم　　العبد: خدیجہ بیگم　　گواہ: سید فضل باری

وصیت نمبر :20445 مَیں حسینہ بیگم زوجہ مکرم سیف الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی 18 گرام۔ حق مہر بذمہ خاوند 35500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر

1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم   العبد: حسینہ بیگم   گواہ: شیخ علام الدین

وصیت نمبر: 20446 مَیں امتہ الہادی زوجہ مکرم اعظم خان قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت ______ ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کان کا پھول 11 گرام چھوٹا ناک کا پھول 1 گرام زیورات طلائی: پازیب 130 گرام حق مہر بذمہ خاوند 10525 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الحق خان   العبد: امتہ الہادی   گواہ: شیخ مشیر الدین

وصیت نمبر: 20447 مَیں امتہ الباسط زوجہ مکرم جمال شریعت قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی تین تولہ حق مہر بذمہ خاوند 35000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل الرحمٰن   العبد: امتہ الباسط   گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر: 20448 مَیں عاصمہ بیگم زوجہ مکرم شیخ اکرام قوم شیخ مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی ڈیڑھ تولہ حق مہر بذمہ خاوند 22500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ اکرام   العبد: عاصمہ بیگم   گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر: 20449 مَیں نعمت بیگم زوجہ مکرم شیخ گلزار قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی 5 گرام زیورات چاندی 100 گرام حق مہر بذمہ خاوند 14000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی

رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الحق خان   العبد: نعمت بیگم   گواہ: شیخ مشیر الدین

وصیت نمبر : 20450 مَیں حمیدہ بی بی زوجہ مکرم شیخ نعیم الدین قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16-02-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی قیمت 15000 روپے زمین سات ڈسمل حق مہر بذمہ خاوند 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ توفیق   العبد: حمیدہ بی بی   گواہ: شیخ مشیر الدین

Ph.: 2769809

MBC **Mustafa** BOOK COMPANY

(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)

Fort Road, Kannur - 1

Cell : 09886083030

زبیر احمد شحنہ

ZUBER

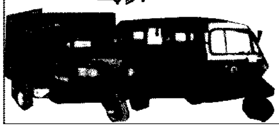

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

Mansoor ✆9341965930   Love for All Hatred For None   **Javeed** ✆9886145274

CARGO LINKS

J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:

Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

hardship upon Muslims, the purpose of fasting is not to inflict suffering, but rather, to allow for one to elevate their spiritual status. The Holy Qur'an states:

"The prescribed fasting is for a fixed number of days, but whoso among you is sick or on a journey, shall fast the same number of other days; and for those who are able to fast only with great difficulty, is an expiation - the feeding of a poor man. And whoso does good of his own accord it is better for him. And fasting is good for you, if you only knew." (Holy Qur'an 2:185)

"The month of Ramadhan is that in which the Qur'an was revealed as a guidance for mankind with clear proofs of guidance and discrimination. Therefore, whosoever of you is present at home in this month let him fast therein. But whoso is temporarily sick or on a journey, shall fast the same number of other days, Allah desires ease for you, and He desires not hardship for you, and He desires that you may complete the number, and that you may exalt Allah for His having guided you and that you may be grateful." (Holy Qur'an 2:186)

In addition, the Holy Prophet Muhammad(sa) stated:

"The fast is, however, in no sense a penance. It is a physical, moral and spiritual discipline, and the object is the promotion of righteousness and security against evil. Through the experience of the fast the worshipper is impelled to exalt Allah for His having provided guidance to mankind."

Conclusion

By living the high-pressure lifestyle of North American society, it may become easy for some to get lost in their routines and worldly pursuits. Fasting enables one to mentally break away from this and to refocus one's attention to Allah and re-place priority on one's spiritual development. Through fasting, selfrestraint and increased frequency of prayers, Muslims rediscover and further develop their physical strength and spiritual endurance. They realize the value of charity, and recognize that they can and should minimize their lavish habits and expensive hobbies. Moreover, Muslims come to realize that when they make a conscious effort, it is not beyond their capacity to purify their thoughts and their language, to discharge their responsibilities towards the unfortunate, reform their behavior and improve their conduct towards the people around them. The ultimate objective of human existence is to become divine-like by inculcating the attributes of Allah into the soul and to thus become a blessing for humanity.

(Ahmadiyya gazette july august 2009)

☆☆☆☆
☆☆
☆

the movement of the body."

That is why the Holy Qur'an provides elaborate guidance as to all human actions, such as "laughing, weeping, eating, clothing, sleeping, speaking, keeping silent, marrying, remaining celibate, walking, standing still, outward cleanliness, bathing [and] affirms that man's physical condition affects his spiritual condition deeply". Therefore, abstaining from food from dawn to dusk facilitates the "second birth of the soul". According to the Promised Messiah(as), eating less helps purify the soul and increases one's potential to be the recipient of Divine revelation. The purification of the soul and the granting of nearness to Allah thus results in the ability of one to guard against evil.

Fasting inspires Sympathy and Gratitude

The purpose of all acts of worship is to promote righteousness, which increases our awareness of the duty and obligations that we owe to Allah and our fellow human beings. Hadhrat Sir Zafrulla Khan(ra) stated,

"It must never be overlooked that the whole purpose of fasting, whether obligatory, as during the month of Ramadhan, or voluntary, as at other times, is to promote righteousness, which means the progressive cultivation of spiritual values...Thereafter the normal daily routine is followed with a heightened consciousness of the duty owed to Allah and to His creatures, one's fellow beings. Praise, glorification and remembrance of Allah for, as it were, the infra-structure of all activity and greater attention is directed towards caring for the poor, the needy, the widowed, the orphan, the sick, the distressed, the neighbor, the wayfarer, etc."

"The consciousness that a large number of their fellow beings have to go hungry most of the time is sharpened and there is a greater eagerness to share with them the bounties that Allah has, of His Grace, bestowed on them. It is related of him (the Holy Prophetsa) that during Ramadhan his own concern for the care of the poor, the needy, the sick and the orphan was intensified manifold, and that his charity knew no limit."

Although we undergo pangs of hunger while fasting, our plight cannot compare with that of those who suffer in poverty. However, by our receiving a mere inkling of their suffering, sympathy for their plight is inspired within us as well as tremendous gratitude to Allah for granting us the ability and provision to partake of the iftar. This sympathy and gratitude is expected to result in inspiring action on the part of the person who fasts to work towards and seek the welfare of the poor and needy.

Fasting allows for Spiritual Status to Become Elevated As Allah does not desire

Fasting During the Month of Ramadhan: Purpose & Significance

Atif Munawar Mir

O ye who believe! fasting is prescribed for you, as it was prescribed for those before you, so that you may guard against evil. (Holy Qur'an 2:184)

All other deeds of man are for himself, but his fasting is purely for Me [Allah] and I shall reward himfor it. The fast is a shield. (HadithQudsi)

The Qur'anic verse and the Hadith cited above indicate that the purpose of fasting is to be a shield to guard against evil. How does fasting allow us to guardagainst evil? Human nature is weak and thus tends towards evil. To overcome this tendency, individuals must learn to control their urges and desires. As fasting requires one to maintain a high degree of discipline and control over oneself, its practice results in earning self-control. According to Hadhrat Sir Zafrulla Khan(ra), during fasting,

"The faculty of hearing, the sight, the tongue, the mind are all under stricter control. For instance, not only vain talk, but much talk is eschewed, so that there should be greater concentration on remembrance of Allah and reflection upon His attributes."

Further, as fasting is solely for the sake of Allah, the act of fasting ensures that one is ever-mindful of Allah. The constant remembrance of Allah will have an effect such that anxieties are replaced with tranquility and contentment.

The Promised Messiah(as) has discussed human nature. According to the Promised Messiah(as), the actions of an individual arise from his or her natural, moral or spiritual state. The natural state is the "self that incites to evil." When having progressed to the moral state, humans cease "to resemble an animal" and the self "reproves man on vice and is not reconciled to... submitting to his natural desires and leading an unbridled existence like the animals." If he or she progresses to the spiritual stage, the soul is delivered from all weakness and "is filled with spiritual powers and establishes a relationship with Allah Almighty without Whose support it cannot exist."

The Promied Messiah(as) referred to the process of moving from the natural state to the spiritual state as the "second birth of the soul." The Promised Messiah(as) stated,

"The design of Almighty who has created the soul from the body with his perfect power appears to be that the second birth of the soul should take place through the body. The movement of the soul follows

شہدائے لاہور کی ربوہ میں تدفین کی تصاویر

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/10

Vol : 29
Monthly

August-September 2010

Issue No. 8-9

MISHKAT Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Rs. 15/-

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : O9815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

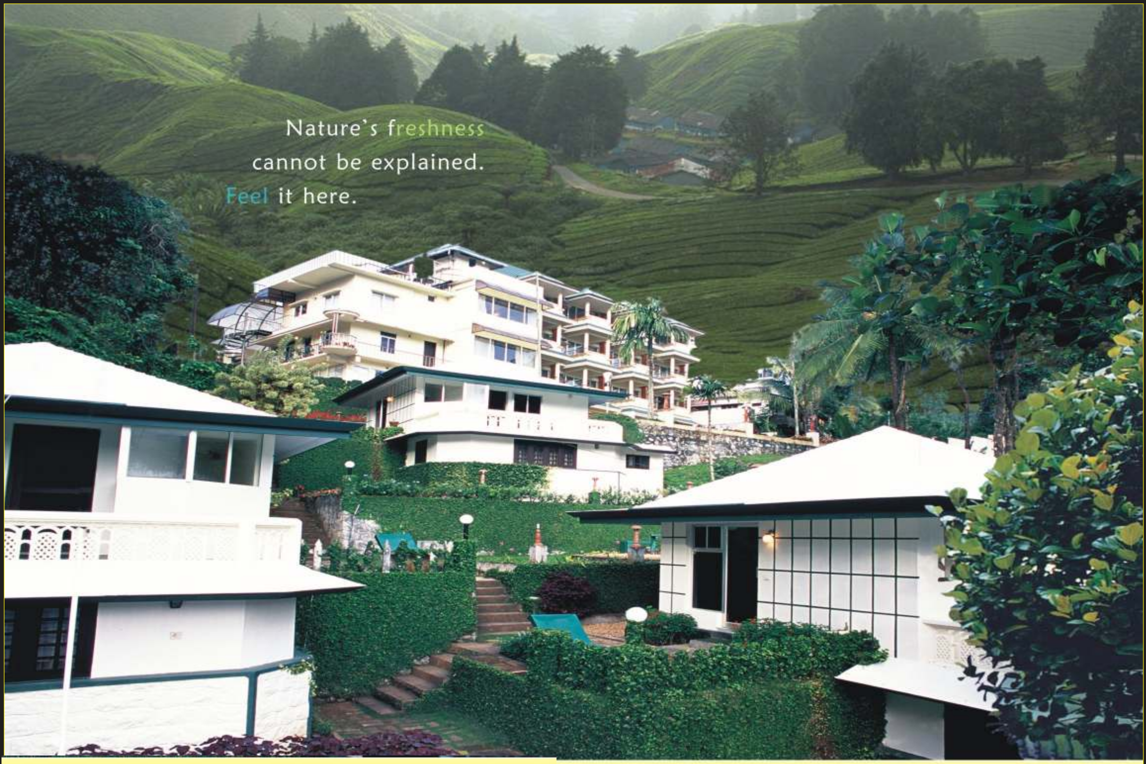

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange